Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
29

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

8 رمضان 1434 ہجری قمری 18 وفا 1392 ہش 18 جولائی 2013ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لیے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا اور قائم بالذات ہے

ارشاد باری تعالیٰ

اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۬ۚ لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوۡمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ؕ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَمَا خَلۡفَہُمۡ ۚ وَلَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ۚ وَلَا یَـُٔوۡدُہٗ حِفۡظُہُمَا ۚ وَہُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ○ (البقرۃ:256)

ترجمہ: اللہ، اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا اور قائم بالذات ہے۔ اسے نہ تو اونگھ پکڑتی ہے اور نہ نیند۔ اسی کے لئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کے حضور شفاعت کرے مگر اس کے اِذن کے ساتھ۔ وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔ اور وہ اس کے علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اسی کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ممتد ہے۔ اور ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں۔ اور وہ بہت بلند شان اور بڑی عظمت والا ہے۔

ہُوَ اللّٰہُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَالشَّہَادَۃِ ۚ ہُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ ○ ہُوَ اللّٰہُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ اَلۡمَلِکُ الۡقُدُّوۡسُ السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ الۡمُہَیۡمِنُ الۡعَزِیۡزُ الۡجَبَّارُ الۡمُتَکَبِّرُ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ○ ہُوَ اللّٰہُ الۡخَالِقُ الۡبَارِیٴُ الۡمُصَوِّرُ لَہُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ وَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ○

(سورۃ الحشر آیت 23 تا 25)

ترجمہ: اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ غائب اور حاضر کو جانتا ہے وہی بے انتہا کرم کرنے والا (خدا) ہے۔ (حق یہ ہے کہ) اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بادشاہ ہے، (خود) پاک ہے۔ (اور دوسروں کو پاک کرتا ہے، خود) ہر عیب سے سلامت ہے (اور دوسروں کو سلامت رکھتا ہے) سب کو امن دینے والا ہے، اور سب کا نگران ہے غالب ہے اور سب ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑتا ہے۔ بڑی شان والا ہے۔ جن چیزوں کو یہ لوگ اللہ کا شریک قرار دیتے ہیں اُن سے اللہ پاک ہے۔ (حق یہی ہے کہ) اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور ہر چیز کا موجد بھی ہے اور ہر چیز کو اُس کی مناسب حال صورت دینے والا ہے اُس کی بہت سی اچھی صفات ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے اس کی تسبیح کر رہا ہے اور وہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

✡ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر چیز کا ایک چوٹی کا حصہ ہوتا ہے اور قرآن کریم کی چوٹی کا حصہ سورۃ البقرہ ہے اور اس میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن کریم کی سب آیات کی سردار ہے اور وہ آیت الکرسی ہے۔

(سنن الترمذی کتاب فضائل القرآن باب ما جاء فی فضل سورۃ البقرۃ وآیۃ الکرسی حدیث نمبر 2878)

عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا قَالَ قَرَأَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ہٰذِہِ الۡاٰیَۃَ وَہُوَ عَلَی الۡمِنۡبَرِ : وَالسَّمٰوٰتُ مَطۡوِیّٰتٌ بِیَمِیۡنِہٖ ، سُبۡحٰنَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ۔ قَالَ یَقُوۡلُ اللّٰہُ اَنَا الۡجَبَّارُ، اَنَا الۡمُتَکَبِّرُ، اَنَا الۡمَلِکُ، اَنَا الۡمُتَعَالُ یُمَجِّدُ نَفۡسَہٗ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یُرَدِّدُہَا، حَتّٰی رَجَفَ بِہَا الۡمِنۡبَرُ ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیَخِرُّ بِہٖ۔

(مسند احمد صفحہ ۸۸ جلد ۲)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ آیت پڑھی آسمان لپٹے ہوئے ہیں اس کے داہنے ہاتھ میں۔ وہ پاک ہے اور بہت بلند اُن شریکوں سے جو لوگ اس کے مقابل میں ٹھہراتے ہیں حضورؐ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں بڑی طاقتوں والا اور نقصان کی تلافی کرنے والا ہوں۔ میرے لئے ہی بڑائی ہے۔ مَیں بادشاہ ہوں۔ مَیں بلند شان والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس طرح اپنی ذات کی مجد اور بزرگی بیان کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو بار بار بڑے جوش سے دہرا رہے تھے یہاں تک کہ منبر لرزنے لگا اور ہمیں خیال ہوا کہ کہیں آپ منبر سے گر ہی نہ جائیں۔

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’وہ خدا جو لاشریک ہے جس کے سوا کوئی بھی پرستش اور فرمانبرداری کے لائق نہیں ہے۔ یہ اس لئے فرمایا کہ اگر وہ لاشریک نہ ہو تو شاید اس کی طاقت پر دشمن کی طاقت غالب آ جائے۔ اس صورت میں خدائی معرض خطرہ میں رہے گی اور یہ جو فرمایا کہ اس کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ ایسا کامل خدا ہے جس کی صفات اور خوبیاں اور کمالات ایسے اعلیٰ اور بلند ہیں کہ اگر موجودات میں سے بوجہ صفات کاملہ کے ایک خدا انتخاب کرنا چاہیں یا دل میں عمدہ سے عمدہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ خدا کی صفات فرض کریں تو وہ سب سے اعلیٰ جس سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ نہیں ہو سکتا، وہی خدا ہے جس کی پرستش میں ادنیٰ کو شریک کرنا ظلم ہے‘‘۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 372)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں:

’’اس آیت کے لفظی معنی یہ ہیں کہ زندہ خدا وہی خدا ہے اور قائم بالذات وہی خدا ہے۔ پس جبکہ وہی ایک زندہ ہے اور وہی ایک قائم بالذات ہے تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہر ایک شخص جو اس کے سوا زندہ نظر آتا ہے وہ اُسی کی زندگی سے زندہ ہے اور ہر ایک جو زمین یا آسمان میں قائم ہے وہ اسی کی ذات سے قائم ہے‘‘۔

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 120)

✡✡✡✡✡

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

اداریہ

خود احتسابی اور رمضان المبارک

الحمدللہ ہم سب رمضان المبارک کے مقدس مہینہ سے گزر رہے ہیں۔ہم جانتے ہیں کہ یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس کا ہر لحہ مقدس اور بابرکت ہے۔اس مبارک مہینہ میں انسان اپنے گناہوں کی معافی کے لئے جتنا بھی سرگرم اور کوشاں ہو،کم ہے۔گناہوں سے نجات اور نیکیوں کی طرف ترغیب دیتے ہوئے آپ ﷺ نے مختلف طریقے بیان فرمائے ہیں،ان میں سے ایک خود احتسابی ہے۔احتساب عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی حساب لینے اور کرنے کے ہیں یعنی اپنے آپ پر حساب کو چسپاں کر کے اپنا تنقیدی جائزہ لینا۔

اسلام میں احتساب کے مختلف دائرے ہیں۔سب سے اول نفس کا احتساب ہے۔جس میں دل اہم کردار ادا کرتا ہے اور وہی سب سے بڑا محتسب ہے۔انسان کا سب سے بڑا مصلح ہے جو انسان میں موجود اندر کے انسان کو جگائے رکھتا ہے اور بیدار رکھتا ہے اگر دل سو جائے تو انسان بھی سو جاتا ہے۔آنحضور ﷺ نے اسے انسان کا اول مفتی بھی قرار دیا ہے اور کسی صحابی کے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ کہ اس بارہ میں اپنے دل سے فتویٰ حاصل کرو۔حضرت عمرؓ کا مشہور قول ہے کہ قبل اس کے کہ تمہارا احتساب کیا جائے۔اپنے اعمال کا وزن کر لو قبل اس کے کہ تمہارا وزن کیا جائے اور تمہارا حساب کل آسان ہو جائے گا اگر تم اپنا احتساب کر لو گے۔

(سنن ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ)

خود احتسابی کا رمضان المبارک کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے۔ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے رمضان کے جہاں دیگر فضائل بیان فرمائے ہیں،وہاں آپ نے ایک مومن کو اس مقدس مہینہ میں اپنا محاسبہ کرنے کی خصوصی تلقین فرمائی ہے۔چنانچہ آپ کا فرمان مبارک ہے کہ:

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (بخاری کتاب الایمان)

یعنی: جو شخص رمضان کی نیکیوں اور عبادت کے لئے ایمان کی حالت میں اپنا محاسبہ کرتے ہوئے کھڑا ہو جائے اُس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔

صحیح مسلم میں مَنْ قَامَ رَمَضَانَ کی جگہ مَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ کے الفاظ بھی ملتے ہیں۔ان احادیث میں ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم اپنے قیمتی اوقات کو ضائع کئے بنا لحہ بہ لحہ احتساب کے نظام کو اپنے اوپر لاگو کرتے ہوئے بدی سے نیکی کی طرف کا سفر جاری رکھیں۔اور اپنا خاموش احتساب کرتے ہوئے اپنی بدیوں کا جائزہ لیں اور ایک ایک کر کے ہر رمضان میں انہیں الوداع کہیں۔حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے اپنے ایک مضمون میں ”دوست رمضان کے عہد کو یاد رکھیں“ میں احباب جماعت کو اپنا محاسبہ کرنے کی تلقین ان الفاظ میں فرماتے ہیں:

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی منشا کے مطابق دوستوں کو چاہیے کہ رمضان کے مہینہ میں اپنی کسی کمزوری کے متعلق دل میں خدا سے عہد کریں کہ وہ آئندہ اس کمزوری سے ہمیشہ مجتنب رہیں گے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد بڑی حکمت پر مبنی ہے۔کیونکہ اول تو انسان کو فرض ہے کہ وہ ہمیشہ ہی اپنے نفس کا محاسبہ کر کے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرتا رہے اور اپنی زندگی کے آخری لحہ تک خدا سے قریب تر ہوتا جائے۔اس کے علاوہ رمضان کا مہینہ خاص اپنے روحانی ماحول اور نماز روزہ اور نوافل اور تلاوت قرآن مجید اور ذکر الٰہی اور صدقہ خیرات کی وجہ سے اس قسم کے محاسبہ اور ترک منہیات کے ساتھ مخصوص مناسبت رکھتا ہے اور اس مشہور مثال کے مطابق کہ لوہا اُسی وقت اچھی طرح کوٹا جا سکتا ہے جب کہ وہ گرم اور نرم ہو۔رمضان کے مہینہ کو اصلاح نفس کے ساتھ جوڑ ہے۔پس ہمارے بھائیوں اور بہنوں کو چاہیے کہ موجودہ رمضان میں بھی اس زریں موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کریں اور اپنی کسی خاص کمزوری کو سامنے رکھ کر دل میں خدا سے عہد کریں کہ انشاء اللہ ہمیشہ اس کمزوری سے الگ رہیں گے اور کبھی اس کے مرتکب نہیں ہوں گے۔۔۔۔اس عہد کے لئے ہر انسان اپنے نفس کے محاسبہ کے ذریعہ اپنے واسطے خود کسی مناسب کمزوری کا انتخاب کر سکتا ہے مگر بہتر ہوگا کہ ایسی کمزوری کو چنا جائے جو دوسروں کے لئے ٹھوکر یا خراب نمونہ کا موجب بن رہی ہو اور جماعتی بدنامی کا باعث ہو لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر خواہ کوئی کمزوری ہو جسے انسان اپنے حالت کے ماتحت جلد تر،ترک کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔اس کے متعلق عہد کیا جا سکتا ہے اور یاد رکھنا چاہیے کہ ایک کمزوری کا ترک کرنا اُسی طرح دوسری کمزوریوں کو ترک کرنے کی طاقت پیدا کرتا ہے جس طرح ایک نیکی کا اختیار کرنا دوسری نیکیوں کا رستہ کھولتا ہے“۔

قارئین **بدر** کی خدمت میں

”رمضان المبارک“ کی مبارکباد! (ادارہ)

ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ہمارا کام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 8 دسمبر 2006 میں فرماتے ہیں:

”پرانے زمانے میں انبیاء اپنی اپنی قوموں کے لئے آتے رہے۔پھر آنحضرت ﷺ کی بعثت کے بعد جب آپ کو تمام دنیا کے لئے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا تو تمام دنیا کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کر دیا۔اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس طرح آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء تھے،تمام نبیوں کے جامع تھے اب مَیں خاتم الخلفاء ہوں اور اس زمانے میں تمام دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہوں۔اب ہمارا کام ہے کہ یہ پیغام ہر شخص تک پہنچائیں تاکہ کسی کو یہ احساس نہ رہے یا اس علم سے محروم نہ رہے کہ اس زمانے میں ہماری اصلاح کے لئے کوئی نبی نہیں آیا۔ہم خوش قسمت ہیں جنہوں نے اس زمانے کے امام کو جو نبی اللہ ہے مان کر اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کا فہم و ادراک حاصل کیا۔پس اس میں بڑھنا اور مزید فیض اٹھانے کی کوشش کرنا ہر احمدی کا کام ہے۔“

(تربیتی مضامین صفحہ ۹۵۔۹۶)

اگر ہم آنحضرت ﷺ کی اقتداء میں احتساب کے اس اعلیٰ طریق کو اپنا لیں یعنی اپنے نفس کے خاموش احتساب کو اور رات اور ہر لحہ اپنا محاسبہ ساتھ ساتھ کرتے چلے جائیں تو ایک نیک معاشرہ اور ایک پاکیزہ معاشرہ جنم لے سکتا ہے۔خلفائے احمدیت بار بار ہمیں اپنے احتساب اور جائزہ کی طرف نصیحت فرمارہے ہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو اپنا احتساب کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”جب اپنے نفس کا احتساب کرو گے کہ تم کس حالت میں ہو،روزانہ کیا تمہارا مشغلہ ہے،کیا کیا کام جو برے کام تھے تم نے رمضان میں چھوڑنے شروع کر دئے ہیں۔کیا کیا کام جو اچھے تھے اُن کو پہلے سے زیادہ حسین کر کے تم نے اُن پر عمل شروع کیا ہے اسکو احتساب کہتے ہیں۔۔۔بہت سے لوگ روزے رکھتے ہیں تو رسماً رکھتے ہیں۔بہت سے لوگ روزے رکھتے ہیں لیکن پورا خدا پر ایمان نہیں ہوتا۔جب بھی رمضان ختم ہوتا ہے تو واپس انہی پہلی منفی حالتوں کی طرف لوٹ جاتے ہیں اور خدا کے بغیر جو ان کی زندگی ہے وہ از سرِ نو پھر سے شروع ہو جاتی ہے۔ادھر رمضان ختم ہوا ادھر پرانی زندگی لوٹ آئی۔۔۔۔سب سے پہلے اپنی نیّتوں کو پرکھ کر دیکھیں اور غور کریں کہ واقعتاً اللہ تعالیٰ پر ایمان کے نتیجہ میں روزہ ہے تو ایمان کے تقاضے بھی پورے کرتے ہیں کہ نہیں۔اور ایمان جو فرضی ہو جس کے تقاضے پورے نہ کئے جائیں اس ایمان کا کیا فائدہ اور ایمان کے تقاضے پورے کرنے کے لئے احتساب ضروری ہے اس لئے ”اِیْمَانًا اِحْتِسَابًا“ کے دو لفظوں کو اکٹھا جوڑ دیا گیا ہے اور مضمون کو مکمل کیا گیا ہے۔

احتساب یہ کریں کہ کوئی بھی شرک کا پہلو آپ کی نیکی میں باقی نہ رہے اور شرک کے پہلو تو آئے دن داخل ہوتے ہی رہتے ہیں اور آدمی سوچتا بھی نہیں ہے چھوٹی سی تو بات ہے لیکن اس میں ایک شرک کا پہلو تھا۔جو شخص اللہ کی خاطر روزے رکھتا ہے اور روزانہ یہ حساب کرتا ہے کہ میرا وزن کتنا کم ہوا اور کچھ چربی گھٹی ہے کہ نہیں گھٹی۔وہ روزے کے اندر اپنے وزن گرانے کی ملونی بھی داخل کر لیتا ہے اور بظاہر بطور گناہ اُس کو احساس بھی نہیں ہوتا۔۔۔۔تو اس پہلو سے آپ اس رمضان کا جائزہ لیں اور اپنے گردو پیش بھی نظر رکھتے ہوئے اپنے اہل و عیال کے رمضان کا بھی جائزہ لیتے رہیں۔اپنے دوستوں،احباب کا بھی جائزہ لیتے رہیں اور منفی تنقید کی خاطر نہیں بلکہ مثبت رنگ میں،اچھے رنگ میں اُن کو رمضان کے فوائد سمجھانے کی خاطر اُن کے سامنے یہ باتیں پیش کریں اور اپنے گھر میں ان باتوں پر غور کی عادت ڈالیں۔“

(روزنامہ الفضل 29 دسمبر 1999ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس رمضان میں اپنا احتساب کرتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر رمضان کی برکتوں کو حاصل کرنے والے ہوں اور خدا تعالیٰ کے مقبول بندے بنیں اور اُس کی رضا کے مطابق رمضان اور پھر سارا سال گزارنے والے ہوں۔آمین۔

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

شعبہ ٹول فری دعوت الیٰ اللہ بھارت کا نیا نام اور نمبر

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ ٹول فری کا نیا نام ”نور الاسلام“ تجویز کیا ہے۔
ٹول فری کا نیا نمبر یہ ہے۔1800 3010 2131۔ (ناظر دعوت الیٰ اللہ بھارت)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے خلافت کا ایک کام انصاف کے ساتھ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کا بھی رکھا ہے۔ آجکل جماعت میں اتنی وسعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدا ہو چکی ہے، جماعت اتنی وسعت اختیار کر چکی ہے کہ خلیفہ وقت کا ہر جگہ پہنچنا اور ہر معاملے کو براہِ راست ہاتھ میں لینا ممکن نہیں ہے۔ تو جو کارکن اور عہدیدار مقرر کئے گئے ہیں، اگر وہ خدا تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اور تقویٰ سے کام لیتے ہوئے فیصلہ نہیں کریں گے، اپنے کام سرانجام نہیں دیں گے تو وہ خلیفہ وقت کو بھی بدنام کر رہے ہوں گے اور خدا تعالیٰ کے آگے خود بھی گنہگار بن رہے ہوں گے اور خلیفہ وقت کو بھی گنہگار بنا رہے ہوں گے۔

اسلام کی ترقی اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اب دنیا میں مسیح موعود کے غلاموں نے لہرانا ہے۔ ان لوگوں نے لہرانا ہے جو خلافت علیٰ منہاج نبوت پر یقین رکھتے ہیں، جو خلافت کے ساتھ منسلک ہیں، جو جماعت کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں، جو حبل اللہ کو پکڑے ہوئے ہیں۔

افرادِ جماعت کو بھی یاد رکھنا چاہئے جیسا کہ مَیں نے کہا، تقویٰ پر چلنا، نمازوں کا قیام اور مالی قربانیوں میں بڑھنا اُنہیں خلافت کے فیض سے فیضیاب کرتا چلا جائے گا۔ پس اس کیلئے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ بھرپور کوشش کرے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 24 رمئی 2013ء بمطابق 24 رہجرت 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت النور۔ کیلگری (کینیڈا)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 14 جون 2013ء کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۭ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ○ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ○ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۭ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ○ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۭ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ○ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ○ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ○

(النور: 57-52)

یہ آیات سورۃ نور کی ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

مومنوں کا قول جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے، یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اور یہی ہیں جو مراد پا جانے والے ہیں۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس کا تقویٰ اختیار کرے تو یہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ اور انہوں نے اللہ کی پختہ قسمیں کھائیں کہ اگر تُو انہیں حکم دے تو وہ ضرور نکل کھڑے ہوں گے۔ تو کہہ دے کہ قسمیں نہ کھاؤ۔ دستور کے مطابق عمل کرو، طاعت درمعروف کرو۔ یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔ کہہ دے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ پس اگر تم پھر جاؤ تو اس پر صرف اتنی ہی ذمہ داری ہے جو اس پر ڈالی گئی ہے اور تم پر بھی اتنی ہی ذمہ داری ہے جتنی تم پر ڈالی گئی ہے۔ اور اگر تم اس کی اطاعت کرو تو ہدایت پا جاؤ گے۔ اور رسول پر کھول کھول کر پیغام پہنچانے کے سوا کچھ ذمہ داری نہیں۔ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ اور نماز کو قائم کرو اور زکوۃ کو ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

مئی کے مہینہ میں جماعت احمدیہ کے لئے ایک خاص دن ہے، یعنی 27 رمئی کا دن جو یومِ خلافت کے طور پر جماعت میں منایا جاتا ہے۔ گو ابھی تین دن باقی ہیں، لیکن اسی حوالے سے مَیں نے اپنا مضمون رکھا ہے۔ 26 رمئی 1908ء کا دن جماعت احمدیہ کے لئے ایک دل ہلا دینے والا دن تھا، بہت سوں کے ایمانوں کو لرزا دینے والا دن تھا۔ بعض طبیعتوں کو بے چین کر دینے والا دن تھا۔ دشمن کے لئے افرادِ جماعت کے دلوں کو اور جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا دن تھا۔ تاریخ احمدیت میں دشمنانِ احمدیت کی ایسی ایسی حرکات درج ہیں کہ پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کوئی انسان اس حد تک بھی گر سکتا ہے جیسی حرکتیں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے وقت کیں۔ کجا یہ کہ مسلمان کہلا کر اپنے آپ کو رحمت للعالمین کی طرف منسوب کر کے پھر ایسی حرکات کی جائیں۔ بہرحال ہر ایک اپنی فطرت کے مطابق اُس کا اظہار کرتا ہے لیکن پھر اللہ تعالیٰ کی بھی اپنی قدرت چلتی ہے۔ اُس کے وعدے پورے ہوتے ہیں۔ 27 رمئی کا دن جماعت احمدیہ کے لئے تسکین اور امن کا پیغام بن کر آیا۔ خدا تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے کے پورا ہونے کی خوشخبری لے کر آیا اور دشمن کو اُس کی آگ میں جلانے والا بن کر آیا۔ اُس کی خوشیوں کو پامال کرنے کا دن بن کر آیا۔

پس جماعت احمدیہ کے لئے یہ دن کوئی عام دن نہیں ہے۔ اس دن کی بڑی اہمیت ہے۔ اور اس کی اہمیت اَور بھی بڑھ جاتی ہے جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو دیکھتے ہیں۔ اُمّتِ مُسلمہ کی اکثریت بڑی حسرت سے جماعت کی طرف دیکھتی ہے، بلکہ حسرت سے زیادہ حسد سے کہنا چاہئے دیکھتی ہے کہ ان میں خلافت قائم ہے اور اپنے میں یہ قائم کرنے کے لئے کئی دفعہ اپنی سی کوشش کر چکے ہیں اور کرتے رہتے ہیں لیکن ہمیشہ ناکام رہے ہیں۔ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح حکم اور ہدایت کی نافرمانی کر رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا کہ جب مسیح موعود اور مہدی موعود کا ظہور ہوگا تو اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر برف کے تودوں پر گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے بھی جانا پڑے تو اُس کے پاس جانا (سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المھدی حدیث نمبر 4084) اور میرا اسلام کہنا۔ (مسند احمد بن حنبل مسند ابی ھریرۃ جلد سوم صفحہ 182 حدیث نمبر 7957 بیروت 1998ء) پھر آپ نے نشانیاں بھی بتا دیں کہ وہ پوری ہو جائیں تو سمجھنا کہ دعویٰ کرنے والا سچا ہے۔ یہ نشانیاں آسمانی بھی ہیں اور زمینی بھی ہیں۔ کئی دفعہ جماعت کے سامنے بھی پیش ہوتی ہیں۔ افراد جماعت مخالفین کے سامنے بھی پیش کرتے ہیں۔ اس وقت ان کی وضاحت مَیں نہیں کروں گا لیکن نہ ماننے والوں کی بدقسمتی ہے کہ انہوں نے دنیاوی مصلحتوں کی وجہ سے یا نام نہاد دینی علماء

کے خوف سے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر کان نہ دھرنے کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ دعویٰ کرنے والے کو قبول نہیں کیا بلکہ بعض سخت قسم کے مُلّاں شدید دشمنی میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اُن کے خوف سے حکومتیں اس حد تک بڑھ گئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرستادے کے خلاف نہایت گندی اور مکروہ قسم کی زبان استعمال کی جاتی ہے۔ انتہائی کریہہ قسم کے ان کے فعل ہوتے ہیں۔ یہ سب جانتے ہوئے کہ زمانہ پکار پکار کر آنے والے کے وقت کا اعلان کر رہا ہے، خدا تعالیٰ نشان دکھا چکا ہے اور نشان دکھا رہا ہے۔ (پھر بھی) یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے کی مخالفت کرتے چلے جا رہے ہیں۔ ہر مخالفت کے بعد ایک نئے عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں لیکن ڈھٹائی ایسی ہے کہ مخالفت چھوڑنا نہیں چاہتے۔ پس اس کو ان لوگوں کی بدقسمتی نہیں تو اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا، اس دن کی اہمیت ہے اور اس کا اعلان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک پیشگوئی میں فرما چکے ہیں۔ گو معین تاریخ کے ساتھ تو نہیں، لیکن آنے والے اپنے عاشقِ صادق اور مسیح موعود کی بعثت کا پہلے اعلان فرما کر اور پھر خلافت کا ذکر فرما کر آپ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی۔ پس اس سے زیادہ کس چیز کی اہمیت ہو سکتی ہے جس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اُٹھا لے گا اور خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا، اس نعمت کو بھی اُٹھا لے گا۔ پھر اُس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ پھر جب یہ دَور ختم ہوگا تو اُس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دَور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی اور یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے۔'' (مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 285 حدیث النعمان بن بشیر، حدیث نمبر 18596 عالم الکتب بیروت لبنان 1998)

پس پہلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کے بارے میں فرمایا، پھر خلافتِ راشدہ کے قیام کا ذکر فرمایا جو منہاج نبوت پر (یعنی نبوت کے طریق پر) آگے بڑھتے چلے جانے والی ہوگی۔ اور دنیا نے دیکھا کہ پہلی چار خلافتیں جو خلافتِ راشدہ کہلاتی ہیں، کس طرح دنیا کی جاہ و حشمت سے دُور اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کو ہر آن سامنے رکھتے ہوئے خالصۃً لِلّٰہ امورِ خلافت سرانجام دیتی رہیں۔ پھر کس طرح حرف بہ حرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات پوری ہوئی جس میں بعض دوروں میں کم ایذا رساں اور بعض میں زیادہ ایذا رساں بادشاہت مسلمانوں میں نظر آتی ہے۔ تو خلافتِ راشدہ کے بعد یہ بادشاہت قائم ہوئی۔ یہ بات بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہوئی۔ ظلم و جبر جو ہے وہ بھی تاریخ پڑھیں تو ہمیں ان بادشاہتوں میں دیکھنے میں نظر آتا ہے۔ بادشاہت کا دین سے زیادہ دنیا کی طرف رجحان تھا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ جس طرح ہمیشہ ہوتا آیا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے۔ ایک تاریک دَور کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور ظلم و ستم کا دَور ختم ہوگا اور پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی اور اس کے بعد آپؐ خاموش ہو گئے جیسا کہ حدیث میں ہے۔

اس حدیث پر غور کر کے ہر انسان دیکھ سکتا ہے کہ خلافتِ راشدہ کے بارے میں بھی آپ کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ پھر کم ایذا رساں بادشاہت اور پھر اس کے بعد جابر بادشاہت کے بارے میں بھی آپ کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ تو پھر اس کے آخری حصے کے بارے میں باوجود سب نشانیاں پوری ہو جانے اور باوجود خدا تعالیٰ کے بھی اس اعلان کے کہ وَّ اٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ (سورۃ الجمعۃ: 4) اور آخرین میں سے بھی، یعنی آخرین میں ایک دوسری قوم میں بھی وہ اُسے بھیجے گا جو ابھی ان سے نہیں ملی۔ یعنی خلافت علیٰ منہاج نبوت کے سامان اللہ تعالیٰ پھر پیدا فرمائے گا۔ فرماتا ہے وَهُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ (سورۃ الجمعۃ: 4)۔ اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ نے یہ فیصلہ فرمایا، جب اُس کی رحمت نے جوش مارا، تو اُس نے ملوکیت سے مسلمانوں کی رہائی کے سامان فرمائے اور ایسا کیا کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم فرمائے۔

پس ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ جہاں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی، حدیث کی پیشگوئی کے پہلے حصے کی تصدیق کرتے ہیں، اُس پر ایمان لاتے ہیں اور اُس کو پورا ہوتا ہوا سمجھتے ہیں، وہاں ہم اُس کے آخری حصے پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات پر یقین کامل رکھتے ہیں کہ یہ بات پوری ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان اٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ (سورۃ الجمعۃ: 4)۔ کہ آخرین میں سے بھی لوگ ہوں گے جو پہلوں سے ملنے والے ہیں، جو ابھی اُن سے ملے نہیں، اس پر ایمان رکھتے ہوئے زمانے کے حالات اور تمام نشانیوں کو ہم پورا ہوتا دیکھتے ہوئے آنے والے مسیح موعود اور مہدی موعود پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ''نَبِیُّ اللّٰہ'' کہہ کر فرمایا۔ (صحیح مسلم کتاب الفتن باب ماجاء فی ذکر الدجال، حدیث نمبر 7373) پھر فرمایا میرے اور مسیح کے درمیان کوئی نبی نہیں (المعجم الصغیر للطبرانی جلد 1 صفحہ 257 باب العین من اسمہ عیسیٰ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان 1983ء)۔ پھر اٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ کی آیت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آخری زمانے میں مبعوث ہونے والے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبعوث ہونا قرار دیا۔ گویا آنے والا مسیح موعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا ہو کر، آپ کے ظل کے طور پر مبعوث ہو کر نبوت کا مقام پائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تشریح میں حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر یہ بھی فرمایا کہ آنے والا ان لوگوں میں سے ہوگا، غیر عربوں میں سے ہوگا۔ ایمان کے غائب ہونے اور ثریا پر چلے جانے کی نشانی بھی بتا دی جس کو یہ تمام علماء تسلیم بھی کرتے ہیں کہ اُس زمانے میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ فرمایا، مسلمانوں کی ایمانی حالت انتہائی کمزور تھی، گویا ایمان زمین سے اُٹھ گیا تھا۔ (صحیح بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورۃ الجمعۃ باب قولہ و آخرین منہم ......حدیث نمبر 4897)

پس یہ نشانی یا نشانوں کا پورا ہونا بھی دیکھتے ہیں اور یہ نشانوں کا پورا ہونا بتاتا ہے کہ آنے والا مسیح موعود یقیناً وقت پر آیا۔ یہاں یہ بھی وضاحت کر دوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم الخلفاء ہونے کی حیثیت سے اُس خلافت کی انتہا تک پہنچے جو منہاج نبوت کا اعلیٰ ترین معیار تھا یا آپ اُس مقام پر فائز ہوئے جو منہاج نبوت کا اعلیٰ ترین معیار تھا۔ اور مسیح موعود ہونے کی حیثیت سے اور اللہ تعالیٰ کے فرمان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا ہونے کی وجہ سے ظلّی نبی بھی بنے اور یوں خلافت کا جو نظام آپ کے ذریعے سے، آپ کے طریق پر آگے چلا وہ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منہاج پر قائم ہے جس کا کام قرآنِ کریم کی شریعت کو مسلمانوں میں جاری کرنا۔ قرآنِ کریم کی تعلیم کے مطابق حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے حق ادا کرنے کی کوشش کرنا اور کروانا۔ سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا راہنما بنا کر اس پر عمل کرنا اور جماعت کو اس کے مطابق تلقین کرنا اور عمل کروانا ہے۔

پس خلافتِ احمدیہ بھی اسلام کی سأۃ ثانیہ میں خلافتِ راشدہ کا تسلسل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دور کی خلافت کی اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر ایک مدت گزرنے کے بعد ختم ہونے کی اطلاع فرمائی تھی۔ اور دوسرے دَور کی خلافت کی اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر ہمیشہ جاری رہنے کی خوشخبری عطا فرمائی۔ لیکن کن لوگوں کو؟ یقیناً اُن لوگوں کو جو خلافت کے ساتھ جڑے رہنے کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ تقویٰ پر چلنے والے ہیں۔ عملِ صالح کرنے والے ہیں۔ عبادتوں میں بڑھنے والے ہیں۔ بہت سے لوگ ہیں جو جماعت احمدیہ میں شامل ہوتے ہیں لیکن چونکہ خلافتِ احمدیہ سے جڑے رہنے کا حق ادا کرنے والے نہیں ہوتے، اس لئے اللہ تعالیٰ کی تقدیر اُن کو جماعت سے باہر کروا دیتی ہے۔ دنیاداری کی خاطر وہ جماعت احمدیہ سے یا تو ویسے علیحدہ کر دیئے جاتے ہیں یا خود ہی علیحدگی کا اعلان کر دیتے ہیں۔ لیکن کیا کبھی ایسے لوگوں کے چلے جانے سے جماعت احمدیہ کی ترقی میں فرق پڑا؟ کبھی روک پڑی؟ ایک کے جانے سے اللہ تعالیٰ ایک جماعت مہیا فرما دیتا ہے۔ خشک ٹہنیاں کاٹی جاتی ہیں تو ہری اور سرسبز ٹہنیاں پہلے سے زیادہ پھوٹتی ہیں۔ پس چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ خلافت کے نظام کو اب جاری رکھنا ہے، اس لئے اُس کی تراش خراش اور نگہداشت کا کام بھی خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لیا ہوا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے سب سے پیارے انسان اور نبی کی پیشگوئی کا پاس نہ کرے۔ یقیناً یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہوتی چلی جائے گی۔ گو بعض حالات ایسے آتے ہیں کہ مخالفین اور کمزور ایمان والے سمجھتے ہیں کہ اب ختم ہوئے کہ اب ختم ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ کے تائیدی نشان اُس دَور سے جماعت کو نکال کر لے جاتے ہیں۔ سب سے بڑا دل ہلا دینے والا دَور تو جماعت پر اُس وقت آیا جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہوا، جیسا کہ مَیں نے کہا۔ دشمن خوش تھے اور احمدی پریشان۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرما کر جماعت کو اس کے لئے پہلے سے تیار کر دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ میرا وقت قریب ہے، لیکن اس بات سے مایوس ہونے اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے رسالہ الوصیت میں تحریر فرمایا اور یہی کہ پریشان نہ ہوں۔ اس میں جہاں اپنے اس دنیا سے رخصت ہونے کی خبر دی، وہاں جماعت کے روحانی، مالی اور انتظامی طریقے کار کو بھی واضح فرما دیا اور اُس کے قائم ہونے اور ہمیشہ رہنے کی خبر بھی دی۔ فرمایا کہ فکر نہ کرو۔ میرے سے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ جماعت کو ترقی دے گا کیونکہ یہی وہ جماعت ہے جس کے ترقی کرنے اور جس میں خلافت قائم ہونے کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔

آپ علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ: ''خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتیں زمین پر اُتریں گی۔ کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آ جائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی اور وہ اِس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔'' (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304-303)

فرمایا کہ: ''غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے'' اللہ تعالیٰ ''(1) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں، تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے......'' فرمایا ''تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا

تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔''

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305-304)

آپ فرماتے ہیں: ''مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔'' (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305-306)

پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم گزشتہ ایک سو پانچ سال سے اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کو پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ جماعت پر مختلف دور آئے لیکن جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی ترقی کی منزل پر نہایت تیزی سے آگے بڑھتی چلی جارہی ہے۔ ایک ملک میں دشمن ظلم و بربریت سے سختیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے، ظلم و بربریت کرتا ہے تو دوسرے ملک میں اللہ تعالیٰ کامیابی کے حیرت انگیز راستے کھول دیتا ہے اور یہی نہیں بلکہ جس ملک میں تنگیاں پیدا کی جاتی ہیں، وہاں بھی افرادِ جماعت کے ایمانوں کو مضبوط فرماتا چلا جاتا ہے۔ اور پھر جب مَیں اپنی ذات میں یہ دیکھتا ہوں میری تمام تر کمزوریوں کے باوجود کہ کس طرح اللہ تعالیٰ جماعت کو ترقی کی شاہراہوں پر دوڑاتا چلا جارہا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان میں اور ترقی ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین مزید کامل ہوتا ہے کہ یقیناً خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے جو جماعت کو آگے سے آگے لے جاتا چلا جارہا ہے اور جس کو بھی خدا تعالیٰ خلیفہ بنائے گا، قطع نظر اس کے کہ اُس کی حالت کیا ہے اپنی تائیدات سے اُسے نوازتا چلا جائے گا۔ انشاءاللہ۔

خلافتِ خامسہ کے قائم ہونے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی اس فعلی شہادت کا بھی اظہار فرما دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور آپ کے غلامِ صادق کی یہ بات کہ خلافت اسلام کی سأۃ ثانیہ کے دور میں دائمی ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے اور آئندہ بھی یہ نظام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری رہے گا، انشاءاللہ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے خلافت سے فیض پانے والوں کی بعض نشانیاں بتائی ہیں۔ جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے ان تمام باتوں کا نقشہ بھی کھینچ دیا ہے جو خلافت سے فیض پانے والوں کے لئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب مومنوں کو فیصلوں کے لئے اللہ اور رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تو اُن کا جواب یہ ہوتا ہے کہ ''سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا'' ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ فرمایا کہ یہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔ یہی ہیں جو کامیابیاں دیکھنے والے ہیں۔ پس یہاں صرف عبادتوں اور خالص دین کی باتوں کا ذکر نہیں ہے، بلکہ جیسا کہ قرآنِ کریم کا دعویٰ ہے کہ اس میں جہاں اللہ تعالیٰ کے حقوق کی تفصیل ہے، وہاں حقوق العباد کی بھی تفصیل ہے، معاشرتی نظام کی بھی تفصیل ہے، حکومتی نظام کی بھی تفصیل ہے۔ قرآنِ کریم ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ پس یہاں اُن لوگوں کے لئے بھی تنبیہ ہے جو اپنے دنیاوی معاملات اور جھگڑے، باوجود جماعت کے نظام کے جہاں جماعتی نظام میں یہ کوشش ہوتی ہے کہ شریعت اور قانون کو سامنے رکھ کر سلجھائے جائیں، نظامِ جماعت کے سامنے (لانے سے) انکار کرتے ہیں اور ملکی عدالت میں لے جاتے ہیں۔ خاص طور پر جو عائلی اور گھریلو میاں بیوی کے مسائل ہیں۔ اسی طرح بعض اور دوسرے معاملات بھی ہیں اور ایسے لوگوں کی بدنیتی کا اُس وقت پتہ چلتا ہے جب وہ پہلے انکار کرتے ہیں کہ جماعت میں معاملہ لایا جائے۔ اور جب عدالت میں اُن کے خلاف فیصلہ ہوتا ہے یا وہ کچھ نہ ملے جو وہ چاہتے ہیں تو پھر جماعت کے پاس آجاتے ہیں۔ یہی باتیں ہیں جو کسی کی کمزوریٔ ایمان کا اظہار کر رہی ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن وہی ہیں جو اپنے معاملات خدا اور اُس کے رسول کے فیصلوں کے مطابق طے کرتے ہیں اور نظامِ جماعت کوشش بھی کرتا ہے اور اُس کو چاہئے بھی کہ اُن کے فیصلے خدا اور اُس کے رسول کے فیصلوں کے مطابق ہوں۔

یہاں میں نظامِ جماعت کے اُس حصہ کو بھی تنبیہ کرنا چاہتا ہوں جو بعض اوقات گہرائی میں جا کر قرآن اور سنت کے مطابق فیصلہ نہیں کر رہے ہوتے۔ وہ بھی گنہگار ہوتے ہیں اور نظامِ جماعت اور خلافت سے کسی کو دور کرنے کی وجہ بھی بن رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت کا ایک کام انصاف کے ساتھ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کا بھی رکھا ہے۔ آجکل جماعت میں اتنی وسعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدا ہو چکی ہے، جماعت اتنی وسعت اختیار کر چکی ہے کہ خلیفۂ وقت کا ہر جگہ پہنچنا اور ہر معاملے کو براہِ راست ہاتھ میں لینا ممکن نہیں ہے۔ اور جوں جوں جماعت کی انشاءاللہ ترقی ہوتی جائے گی اس میں مزید مشکل پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ تو جو کارکن اور عہدیدار مقرر کئے گئے ہیں۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اور تقویٰ سے کام لیتے ہوئے فیصلہ نہیں کریں گے، اپنے کام سرانجام نہیں دیں گے تو وہ خلیفۂ وقت کو بھی بدنام کر رہے ہوں گے۔ اور خدا تعالیٰ کے آگے خود بھی گنہگار بن رہے ہوں گے اور خلیفۂ وقت کو بھی گنہگار بنا رہے ہوں گے۔

پس خاص طور پر قاضی صاحبان اور ان عہدیداران اور امراء کو جن کے سپرد فیصلوں کی ذمہ داری بھی ہے، اُن کو انصاف پر قائم رہتے ہوئے خلافت کی مضبوطی کا باعث بننے کی بھی کوشش کرنی چاہئے اور مضبوطی کا باعث بنیں، ورنہ وہی لوگ ہیں جو بظاہر عہدیدار ہیں اور خلافت کے نظام کی جڑیں کھوکھلی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پس جہاں اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو کامیاب فرمایا ہے جو خالصۃً اللہ تعالیٰ کے ہو کر اُس کا تقویٰ اختیار کر کے کامیابیاں حاصل کرنے والے ہیں، نظامِ جماعت اور نظامِ خلافت کی مکمل اطاعت کر کے اللہ تعالیٰ کے ہاں سرخرو ہونے والے ہیں، وہاں مَیں اُن تمام عہدیداروں اور جن کے سپرد بھی فیصلہ (کرنے کا کام) ہے، اُن میں قاضی صاحبان بھی شامل ہیں، اُن کو بھی کہتا ہوں کہ آپ بھی خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول کے حکم کے موافق کام کریں۔ ایسی بات نہ کریں جو آپ کو انصاف سے دُور لے جانے والی ہو، جو تقویٰ سے ہٹی ہوئی ہو۔ خلیفۂ وقت کی نمائندگی کا صحیح حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر نہیں تو ایک وقت ایسا آئے گا کہ ضرور پکڑے جائیں گے اور جو دنیاوی کارروائی ہوگی وہ تو ہوگی، خدا تعالیٰ کی سزا کے بھی مورد بن سکتے ہیں۔

پس ہر عہدیدار کے لئے یہ بہت خوف کا مقام ہے۔ عہدیدار بننا صرف عہدیدار بننا نہیں ہے بلکہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان کا دعویٰ ہے، اُس کے رسول پر ایمان کا دعویٰ ہے، مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کا دعویٰ ہے، دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا دعویٰ ہے تو پھر اللہ اور اُس کے رسول کے ہر حکم پر عمل کرو۔ زمانے کے امام نے جو تمہیں کہا ہے اُس پر عمل کرو۔ خلیفۂ وقت کی طرف سے جو ہدایات دی جاتی ہیں اُن پر عمل کرو، ورنہ تمہارا قسمیں کھانا اور بلند بانگ دعوے کرنا کہ ہم یہ کر دیں گے اور وہ کر دیں گے بے معنی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کا حال جانتا ہے، اُسے پتہ ہے، اُس کے علم میں ہے کہ تم کہہ کیا رہے ہو اور کر کیا رہے ہو۔ ہم ہر اجتماع پر یہ عہد تو کرتے ہیں کہ خلیفہ وقت جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے اُس کی پابندی کرنی ضروری سمجھیں گے لیکن بعض چھوٹی چھوٹی باتوں کی بھی پابندی نہیں کرتے بلکہ قرآنِ کریم کے جو احکامات ہیں اُن کی بھی تعمیل کرنے کی، پابندی کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ جو کم از کم معیار ہیں اُن کو بھی حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

اب مَیں ایک مثال دیتا ہوں کہ یہاں آپ کا ویسٹ کوسٹ (West Coast) کا یہ جلسہ ہوا ہے اور بہت ساری باتیں ہوئی ہیں، شاید اور باتیں بھی سامنے آجائیں لیکن بہر حال اس وقت عورتوں کی مثال میرے سامنے ہے کہ مَیں نے اُن کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ ہماری ہر عورت کا جو اس مغربی ملک میں رہتی ہے حیادار لباس ہونا چاہئے اور حجاب ہونا چاہئے، اپنے آپ کو ڈھانکنا چاہئے۔ یہ قرآنِ کریم کا حکم ہے۔ یہ کوئی معمولی حکم نہیں ہے۔ قرآنِ کریم نے خاص طور پر فرمایا ہے کہ اس پر عمل کریں۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد مَیں نے دیکھا کہ اس طرف کوئی توجہ نہیں تھی۔ بلکہ بعض عورتیں جن کو شاید لجنہ نے زبردستی نقاب پہنا دیئے تھے، وہ اپنے برقعے جو لجنہ کی طرف سے ملے تھے وہاں مسجد میں چھوڑ کر چلی گئیں اور صفائی کرنے والے اُن کو اکٹھا کر رہے ہیں۔ بیشک اسلام نے حیا کا حکم عورت اور مرد دونوں کو دیا ہے اور یہ دونوں کی بہتری کے لئے دیا گیا ہے۔ لیکن عورت کو خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اپنا خیال رکھو کیونکہ مردوں کی نظریں بے لگام ہوتی ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 104 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)۔ اس پر کسی کا کوئی خرچ نہیں ہے، کوئی محنت نہیں ہے لیکن چونکہ دنیاداری غالب ہے اس لئے اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم عمل کرو گے تو فلاح پانے والے ہو گے۔ اگر نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رسول کا کام پیغام پہنچا دینا ہے، خدا تعالیٰ کے احکامات کو کھول کر بیان کر دینا ہے۔ اگر عمل کرو گے تو ہدایت پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ بیعت کا حق ادا کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ اگر نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔ صرف اس بات پر خوش نہ ہو جاؤ کہ ہم احمدی ہو گئے یا احمدی گھر میں پیدا ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں کہ ''میری بیعت کچھ فائدہ نہیں دے گی اگر اُس کے ساتھ عملِ صالح نہیں۔''

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 184 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر نماز ایک بنیادی حکم ہے جو خدا تعالیٰ نے انسان کی زندگی کا مقصد بتایا ہے۔ لیکن اس میں بھی ہمارے اچھے بھلے کارکن بھی سستی دکھا جاتے ہیں۔ بعض عہدیدار ہیں باہر کام کر رہے ہیں، جماعت میں بڑے

نیواشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221741
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

ایکٹو (active) ہیں، یہاں آتے ہیں تو شاید بڑے خشوع وخضوع سے نماز بھی مسجد میں پڑھتے ہوں گے، لیکن اُن کی بیویاں بتادیتی ہیں کہ یہ جب گھر میں ہوں تو گھروں میں نماز نہیں پڑھتے۔ پس جب خدا تعالیٰ کے ایک انتہائی اہم حکم پر عمل نہیں تو پھر یہ دعویٰ بھی فضول ہے کہ ہم یہ کردیں گے اور وہ کردیں گے۔ پہلے اپنی حالتیں تو سنوارو۔ اور جب ایسی حالت ہوجائے کہ خدا تعالیٰ کے ہر حکم پر عمل ہو، اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ایک خاص کوشش ہو تو تبھی ایک احمدی، ایک مومن سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کا حق ادا کرنے والا کہلا سکتا ہے۔ اور جب یہ ہوگا، جب ایمان کے بعد اُس میں ترقی کرتے چلے جانے کی کوشش ہوگی، جب اعمالِ صالحہ بجالانے کی طرف توجہ ہوگی تو پھر ایسے لوگ خلافت کے انعام سے فیض پاتے رہیں گے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ اُن لوگوں سے کیا ہے یا خلافت کے مقام سے وہ لوگ فائدہ اُٹھائیں گے، وہ لوگ تمکنت حاصل کریں گے، اُن کے خوف کو امن میں خدا تعالیٰ بدلے گا جو ایمان لانے والے اور اعمالِ صالحہ بجالانے والے اور عبادت کرنے والے اور ہر طرح کے شرک سے پرہیز کرنے والے ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس انعام کے شکر گزار ہوں گے جو خلافت کی صورت میں اُنہیں ملا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ احمدیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ نظام جاری فرمایا ہے اور اس کے علاوہ اور کہیں یہ نظام جاری نہیں ہوسکتا۔ احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوش قسمت ہیں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی وجہ سے خلافت کی نعمت سے حصہ ملا ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا جو وعدہ ہے، غیر مشروط نہیں ہے۔ بلکہ بعض شرطوں کے ساتھ ہے اور جب یہ شرطیں پوری ہوں گی، اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر تمکنت بھی حاصل ہوگی۔ خوف کی حالت بھی امن میں بدلتی چلی جائے گی۔

جماعت کے افراد اس بات کا کئی مرتبہ مشاہدہ کرچکے ہیں اور اس دَور میں تو غیروں نے بھی دیکھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ احمدیوں کی سکینت کے سامان فرماتا ہے اور یہ بات غیروں کو بھی نظر آتی ہے۔ پہلے بھی مَیں کئی مرتبہ بیان کرچکا ہوں کہ خلافتِ خامسہ کے انتخاب سے پہلے احمدیوں کی جو حالت تھی اُس کو غیر بھی محسوس کر رہے تھے اور بعض اس امید پر بیٹھے تھے کہ اب دیکھیں جماعت کا کیا حشر ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو وعدہ فرمایا تھا اُس کو اس شان سے پورا فرمایا کہ دنیا دنگ رہ گئی اور ایم ٹی اے کی وجہ سے غیروں نے بھی دیکھا کہ خوف امن میں ایسا بدلا کہ ایک غیر احمدی پیر صاحب نے جو ہمارے ایک احمدی کے واقف تھے، اُن کو کہا کہ مَیں یہ تو نہیں مانتا کہ تم لوگ سچے ہو لیکن یہ سارا نظارہ دیکھ کے مَیں یہ مانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ ہے۔ خدا تعالیٰ کی مدد تو ضرور تمہارے ساتھ لگتی ہے لیکن مَیں نے ماننا نہیں۔ پس ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو سب کچھ دیکھ کر بھی اپنی ہٹ دھرمی اور ضد پر قائم رہتے ہیں۔ آجکل پاکستان میں جو ظلم کی لہر چل رہی ہے یہ اس بات کا اظہار ہے کہ یہ احمدی تو ترقی پر ترقی کرتے چلے جارہے ہیں، ان کے میدان تو وسیع سے وسیع تر ہوتے چلے جارہے ہیں اور ان کو ختم کرنے کی ہم جتنی کوشش کرتے ہیں یہ تو ختم نہیں ہوتے، کس طرح ان کو ختم کریں۔ لیکن ان لوگوں سے میں کہتا ہوں کہ اے دشمنانِ احمدیت! یاد رکھو کہ ہمارا مولیٰ ہمارا ولی وہ خدا ہے جو سب طاقتوں کا مالک ہے۔ وہ کبھی تمہیں کامیاب نہیں ہونے دے گا اور اسلام کی ترقی اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اب دنیا میں مسیح موعود کے غلاموں نے لہرانا ہے۔ ان لوگوں نے لہرانا ہے جو خلافت علیٰ منہاج نبوت پر یقین رکھتے ہیں، جو خلافت کے ساتھ منسلک ہیں، جو جماعت کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں، جو حبل اللہ کو پکڑے ہوئے ہیں۔ پس تمہاری کوئی کوشش، کوئی شرارت، کوئی حملہ، کسی حکومت کی مدد خلافت احمدیت کو اس کے مقاصد سے روک نہیں سکتی، نہ جماعت احمدیہ کی ترقی کو روک سکتی ہے۔ افرادِ جماعت کو بھی یاد رکھنا چاہئے جیسا کہ مَیں نے کہا، تقویٰ پر چلنا، نمازوں کا قیام اور مالی قربانیوں میں بڑھنا اُنہیں خلافت کے فیض سے فیضیاب کرتا چلا جائے گا۔ پس اس کیلئے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ بھرپور کوشش کرے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کے رحم سے وافر حصہ لینے والا ہو۔

اب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ''رسالہ الوصیت'' میں سے بعض اقتباسات پڑھتا ہوں جو آپ نے اُن لوگوں کے لئے تحریر فرمائے ہیں جن میں نظامِ خلافت جاری رہنا ہے یا جنہوں نے خلافت سے فیض پانا ہے یا جنہوں نے جماعت سے منسلک رہنا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے رُوح القدس سے حصہ لو کہ بجز رُوح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہوسکتی اور نفسانی جذبات کو بکلّی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذّتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جُدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذّت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہوجائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجبِ غضب الٰہی ہو۔ اُس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہوکر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذّات چھوڑ کر، اپنی عزّت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر، اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھالو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کردیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدمِ صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرّہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔''

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308-307)

فرمایا: ''اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مرجاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہوجاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہوگے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہوجائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہوجاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ مَیں انسان ہوں۔ اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو مَیں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہوجاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف واحسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو۔ اور بنی نوع سے سچّی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔''

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308)

فرمایا: ''تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کیلئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کردے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہوجائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٔ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔''

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309-308)

فرمایا: ''خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں، ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔'' (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

اللہ تعالیٰ سب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت کے بارے میں جو توقعات ہیں اُس میں پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خلافت احمدیہ سے سچا اور وفا کا تعلق قائم فرمائے۔ اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنی عبادتوں کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ خلافت کے انعام سے ہمیشہ سب فیضیاب ہوتے رہیں۔

......☆......☆......☆......☆......☆......

......☆......☆......☆......

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

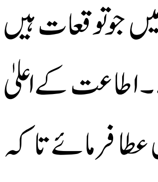

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

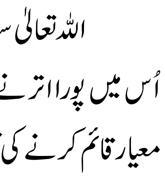

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

CALPE اور JAVEA کا وزٹ۔ CALPE شہر کے میئر کی طرف سے حضور انور کا پُرتپاک استقبال۔

ویلنسیا اور اس کے اردگرد کے علاقوں کی ممتاز شخصیات کی حضور انور سے ملاقات اور باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو۔

- ...جماعت احمدیہ ساری دنیا میں امن وسلامتی اور بین المذاہب بھائی چارہ قائم کرنے میں کوشاں ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ ہمارا باہمی پیار و محبت آئندہ کے لئے ایک مثال بن جائے۔
- ...مجھے خوشی ہے کہ میں یورپین پارلیمنٹ میں اسلام کی پُرامن تعلیمات کے بارہ میں لیکچر کے بعد خلیفۃ المسیح سے دوبارہ مل رہا ہوں۔
- ...خلیفۃ المسیح نے خطبہ جمعہ میں اسلام کی امن پسندی کی تعلیم بیان فرمائی اور یہی سوچ آئندہ بین المذاہب باہمی ہم آہنگی اور امن اور بھائی چارہ، اخوت ومحبت کے قیام میں مدد دے گی۔
- ...یہ مسجد جس کے بنانے میں آپ نے بیحد محنت کی کی بیحد خوبصورت ہے۔

(مسجد بیت الرحمان کے افتتاح کی مناسبت سے منعقدہ خصوصی استقبالیہ تقریب میں علاقہ کی ممتاز شخصیات کا اظہار خیال)

- ... آج جماعتِ احمدیہ کا دوسو سے زیادہ ممالک میں قیام ہو چکا ہے۔ ہم جہاں بھی جاتے ہیں وہاں 'محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں' کا پیغام پھیلاتے ہیں۔ حقیقی مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے ہر امن پسند شخص محفوظ رہے۔ آجکل اسلام کو غلط رنگ میں پیش کیا جارہا ہے۔
- ... جو کوئی بھی یہاں نیک نیتی کے ساتھ آئے گا اس کے لئے اس مسجد کے دروازے ہمیشہ کھلے ہوں گے۔

(مسجد بیت الرحمان کے افتتاح کی مناسبت سے منعقدہ خصوصی استقبالیہ تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب۔ مسجد اور ہمسایوں کے متعلق اسلامی تعلیمات کا اثر انگیز بیان)

استقبالیہ تقریب میں ممبران پارلیمنٹ، میئر صاحبان اور متعدد سیاسی وسماجی اہم شخصیات کی شمولیت۔ تعمیر پر مبارکباد اور حضور انور کے خطاب کے حوالہ سے نیک تاثرات۔

(ویلنسیا (سپین) میں حضور انور کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ) (قسط سوئم)

2/اپریل 2013ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45 منٹ پر مسجد بیت الرحمن میں تشریف لے جاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر واپس تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

آج ویلنسیا (Valencia) ریجن کے دو مقامات Calpe اور Javea کی سیر کا پروگرام تھا۔ یہ دونوں شہر تفریحی مقامات ہیں اور پہاڑوں پر سمندر کے کنارے آباد ہیں اور بڑے خوبصورت اور دلفریب مناظر لئے ہوئے ہیں۔ بحیرہ روم کا پانی یہاں کے خوبصورت ساحلوں سے ٹکراتا ہے۔

CALPE کا وِزٹ

دس بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور Calpe کے مقام کی طرف روانگی ہوئی۔ ویلنسیا سے Calpe کا فاصلہ 180 کلومیٹر ہے۔

Calpe میں ایک بڑی قدرتی پہاڑی موجود ہے جس کا نام Penyal de Ifach ہے۔ یہاں سے دُور تک کے ساحلی علاقہ کا اچھا منظر نظر آتا ہے۔ یہ سمندر کے اندر چونا پتھر کا ایک عظیم ابھار ہے اور چند چھوٹی چٹانوں کے ذریعے ساحل سے مربوط ہے۔ اس مقام پر کثیر تعداد میں نایاب پودے موجود ہیں جن میں کافی تعداد میں endemic اقسام کی نباتات بھی ہیں۔ اس کے علاوہ 300 اقسام کے جانور بھی پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح یہ مقام سمندری اور دیگر پرندوں کی افزائشِ نسل کی جگہ بھی ہے۔ سطح سمندر سے 332 میٹر بلندی پر واقع اس مقام سے بحیرہ روم کے ساحل کے دُور تک کے مناظر دیکھے جاسکتے ہیں۔ تاریخی لحاظ سے Phoenicians (antient semitic people) اسے شمالی پہاڑی کے نام سے یاد کرتے تھے تاکہ اس کا اور جنوبی پہاڑی یعنی جبرالٹر کا باہمی فرق کرسکیں۔ یہ پہاڑی چونکہ سمندر کے کافی اندر تک ہے، اس لئے اس کے اور ساحل کے درمیان ایک وسیع جھیل سی بنتی ہے جس کا ساحل ریتلا ہے اور یہ ساحلی پٹی آگے پہاڑیوں تک جاری ہے۔ کسی زمانہ میں اس ساحلی پٹی کے ساتھ وسیع مرطوب زمین بھی تھی لیکن اب صرف

جھیل کے کنارے کچھ حصہ رہ گیا ہے۔ اس علاقہ کی قدرتی خوبصورتی قائم رکھنے کے لئے جو طویل کوششیں ہوئی ہیں اس کے باعث 1987ء میں اس علاقہ کو قدرتی پارک کا درجہ دے دیا گیا۔ 45 ہیکٹر کی اراضی پر مشتمل یہ سپین کا اور غالباً پورے یورپ کا سب سے چھوٹا قدرتی پارک ہے۔ یہ پارک سطح سمندر سے شروع ہوکر Penyl کی چوٹی 332 میٹر تک کی بلندی تک جاتا ہے۔ اس چوٹی سے اردگرد کے گاؤں اور دیہی علاقوں کے مناظر دیکھے جاسکتے ہیں اور اگر مطلع صاف ہو تو سمندر پار Balearic Islands میں Ibiza تک بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

Calpe شہر کے میئر Mr. Cesar Sanchec کو جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے پروگرام کا علم ہوا تو موصوف نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ حضور انور کو اپنے شہر کی طرف سے خوش آمدید کہنا چاہتا ہے۔ حضور انور نے میئر کی اس درخواست کو منظور فرمایا۔

قریباً سوا بارہ بجے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی شہر میں داخل ہوئی تو پولیس کے دو موٹر سائیکلوں نے قافلہ کو Escort کیا اور راستہ کلیئر کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ٹاؤن ہال میں لے آئے جہاں میئر اور اس کا سارا اسٹاف حضور انور کی آمد کا منتظر تھا۔ میئر نے باہر آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھ عمارت کے اندر لے گئے۔

میئر نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا میں حضور انور کو اپنے علاقہ میں آنے پر دل کی گہرائی سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آج خلیفۃ المسیح اس علاقہ میں تشریف لائے ہیں۔

حضور انور نے میئر کا شکریہ ادا کیا۔

میئر نے بتایا کہ یہاں ہمارے علاقہ میں کافی تعداد میں مسلم کمیونٹی ہے اور عربی زبان بولتی ہے۔ اس لئے مجھے بھی عربی زبان میں ذاتی دلچسپی ہے۔ یہاں اس علاقہ میں دنیا کے مختلف ممالک سے لوگ آتے ہیں۔ 107 ممالک کے لوگ اس علاقہ میں رجسٹرڈ ہیں اور سال کے مختلف حصوں میں آتے جاتے رہتے ہیں۔

علاقہ کی آبادی کے حوالہ سے حضور انور کے دریافت فرمانے پر میئر نے بتایا کہ آبادی تو 30 ہزار ہے، ایسٹر وغیرہ کی رخصتوں میں پچاس ہزار تک پہنچ جاتی ہے اور گرمیوں کی رخصتوں میں ایک لاکھ سے تجاوز کر جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے اس علاقہ میں سفر کے دوران دیکھا ہے۔ نئی تعمیر ہونے والی عمارات کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ آپ نے اپنا کام بڑھالیا ہے اور ضرورت سے بہت زیادہ تعمیرات کرلی ہیں جس کی وجہ سے آپ کی اکانومی پر بھی اس کا اثر پڑا ہے۔ اس پر میئر نے اس بات کا اعتراف کیا کہ ہماری تعمیرات زیادہ ہوئی ہیں اور اس وقت دو ہزار مکان خالی پڑے ہوئے ہیں۔ بعض جگہ ہم سے غلطیاں ہوئی ہیں۔

حضور انور نے میئر سے دریافت فرمایا کہ آپ یہاں اس علاقہ کی ضروریات کو فنانس کس طرح کرتے ہیں؟ کیا ٹیکسز وغیرہ کی رقم آپ کو ملتی ہے یا حکومت لے جاتی ہے۔ اس پر میئر نے بتایا کہ پراپرٹیز پر جو ٹیکس ہے وہ تو یہاں میونسپلٹی کو ملتا ہے اور جو انکم ٹیکس ہے وہ حکومت کو جاتا ہے اور اس کا ایک حصہ یہاں میونسپلٹی کو بھی ملتا ہے۔

میئر کے دریافت کرنے پر حضور انور نے بتایا کہ یہ علاقہ مجھے پسند آیا ہے۔ بہت خوبصورت علاقہ ہے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میئر کو قرآن کریم کا سپینش ترجمہ اور سپینش زبان میں ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' تحفہ دی۔ میئر نے قرآن کریم کو دیکھ کر کہا کہ یہ میرے لئے بہت معزز اور سپیشل گفٹ ہے۔ مَیں اس کو کونسل کے آفس میں نہیں بلکہ اپنے گھر میں رکھوں گا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ آپ کا ذاتی تحفہ ہے۔ کونسل کے لئے ہم اور بھجوادیں گے۔

میئر نے اس شہر کی تاریخ پر مشتمل ایک سوونیئر حضور انور کی خدمت میں پیش کیا۔

آخر پر حضور انور نے Honor Book پر لکھا:

''اس علاقہ کے میئر نے خوش آمدید کہتے ہوئے جس اعلیٰ رویہ اور مہربانی اور خوشی کا اظہار کیا ہے، مَیں اس پر بے حد ممنون ہوں۔ میئر کا یہ رویہ ظاہر کرتا ہے کہ اس علاقہ کے لوگ بہت ملنسار، پیار کرنے والے اور خوش آمدید کہنے والے ہیں۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ!''۔

یہ ملاقات قریباً دس منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں میئر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو باہر گاڑی تک چھوڑنے آئے۔

بارہ بج کر 40 منٹ پر یہاں سے روانگی ہوئی۔ پولیس نے Escort کیا۔ اور قافلہ ایک بلند پہاڑی Penyal De Ifach کے اُس مقام پر پہنچا جہاں تک کسی کو بھی گاڑی لے جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ تمام ٹورسٹ پیدل ہی اس جگہ پر پہنچتے ہیں۔ اس شہر کے مقامی حکام کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور قافلہ کی دیگر گاڑیوں کو ایک خصوصی انتظام کے تحت اوپر لانے کی اجازت دی گئی تھی۔ یہاں ایک پارکنگ ایریا بنایا گیا ہے۔

یہاں پہاڑی کے اس مقام سے مختلف اطراف میں سمندر کے خوبصورت مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اور اس ایریا کو ایک پارک کی طرح بنایا گیا ہے۔ اس پارک کے ڈائریکٹر نے اس علاقہ کا تعارف کروایا۔ یہاں ایک نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا ہے جس میں اس سارے علاقہ، ریجن کی تاریخ بیان کی گئی ہے اور اس کے علاوہ اس علاقہ میں پیدا ہونے والے مختلف پودے اور جڑی بوٹیاں بھی رکھی گئی ہیں اور ان پرندوں کی بھی نشاندہی کی گئی ہے جن کا بسیرا اس علاقہ میں ہے۔

اس علاقہ کی تاریخ بڑے بڑے چارٹس کی صورت میں ایک دیوار پر آویزاں ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پر نظر ڈالی اور فرمایا کہ مسلمانوں کے سات سو سالہ دورِ حکومت کی تاریخ تو آپ نے اس میں سے نکال دی ہے، وہ بھی شامل ہونی چاہئے۔

اس علاقہ کی وزٹ اور مختلف مناظر دیکھنے کے بعد آگے Javea کے علاقہ کی طرف روانگی ہوئی۔

JAVEA کا وزٹ

Calpe سے Javea کا فاصلہ 35 کلومیٹر ہے۔ پولیس نے قافلہ کو Escort کیا اور شہر کے باہر آنے کے بعد الوداع کہا۔

Javea کا علاقہ اپنے ریتلی ساحل اور سارا سال رہنے والے اچھے موسم کے باعث ایک مشہور سیاحتی مقام ہے۔ اس مقام کے اردگرد پہاڑیاں ہیں جو رہائشی مکانات سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ اس علاقہ میں ایک مشہور Cape بھی ہے جسے Cape La Nao کہا جاتا ہے۔

Calpe سے Javea تک کا سارا سفر پہاڑی علاقہ تھا۔ ایک لمبا پہاڑی سلسلہ ہے جو بہت آگے تک پھیلا ہوا ہے۔ راستہ کے دونوں اطراف خوبصورت وادیاں ہیں اور مالٹوں اور سنگتروں کے باغات کا ایک سلسلہ ہے۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد Javea آمد ہوئی۔

سمندر کے کنارے پر واقع ایک Parador نامی Resort میں دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

جب حضور انور باہر تشریف لانے لگے تو یہاں اس Resort کی مینیجر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ چنانچہ اس نے تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد پانچ بج کر دس منٹ پر یہاں سے واپس ویلنسیا کے لئے روانگی ہوئی۔ واپسی پر پہاڑی راستوں کی بجائے سفر کا بڑا حصہ موٹروے کے ذریعہ طے ہوا۔ قریباً دو گھنٹہ کے سفر کے بعد سوا سات بجے واپس پہنچے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمان میں تشریف لے جا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

......❀...❀...❀...

3؍اپریل بروز بدھ 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45 منٹ پر مسجد بیت الرحمن تشریف لے جا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر واپس تشریف لے آئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمن میں تشریف لے جا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے آئے۔

ویلنسیا اور اس کے اردگرد کے علاقوں کی ممتاز شخصیات کی حضور انور سے ملاقات

آج پروگرام کے مطابق مسجد بیت الرحمن ویلنسیا (Valencia) کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب (Reception) کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس تقریب کا اہتمام مسجد بیت الرحمن سے ملحقہ ایک احاطہ میں مارکی لگا کر کیا گیا تھا۔

ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمن تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل سپینش مہمان بڑی تعداد میں مسجد بیت الرحمن پہنچ چکے تھے اور مسجد کا وزٹ کر رہے تھے۔

صوبہ ویلنسیا کی اسمبلی کے صدر، بعض نیشنل ممبرز پارلیمنٹ، میئرز اور بعض دیگر حکومتی مہمان ایک علیحدہ جگہ پر حضور انور کی آمد اور حضور انور سے ملاقات کے منتظر تھے۔

چھ بجکر 40 منٹ پر ان مہمان حضرات کا حضور انور کے ساتھ ملاقات کا پروگرام شروع ہوا۔

❀... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبر پارلیمنٹ D. Jose Maria Alonso سے دریافت فرمایا کہ آپ یورپین پارلیمنٹ میں فنکشن کے موقعہ پر برسلز (بیلجیم) میں بھی آئے تھے۔ آپ کو وہ فنکشن کیسا لگا تھا۔ اس پر ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ آپ نے وہاں جو امن اور محبت کا پیغام دیا تھا اس نے بہت اچھا اثر چھوڑا ہے۔ سارا پروگرام بہت عمدہ تھا اور بہت شاندار تھا۔

حضور انور نے امیر صاحب سپین کو ہدایت فرمائی کہ حضور انور کے یورپین پارلیمنٹ میں خطاب کا سپینش زبان میں ترجمہ کر کے جلد شائع کیا جائے۔

❀... ویلنسیا میں UNO Unesco)) کے ڈائریکٹر کے عہدہ پر مامور Jose Manuel Girones نے سوال کیا کہ کیا آپ امن و رواداری کے قیام کے لئے پوپ کے ساتھ ملاقات کر سکتے ہیں۔ کیا اس طرح پوپ سے ملنے اور کام کرنے سے دوسرے مسلمانوں فرقوں کی مخالفت کا خوف تو نہیں ہوگا؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیا میں امن و سلامتی کے قیام کے حوالہ سے ہمیں کسی کا کوئی خوف نہیں ہے۔ مسلمان پسند کریں یا نہ کریں ہم نہیں ڈرتے۔ اگر پوپ کے ساتھ مل کر دنیا میں عدل و انصاف اور امن و سلامتی کا قیام ہو سکتا ہے تو ہم اس کے لئے تیار ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 1924ء میں اپنے دورۂ اٹلی کے دوران پوپ سے ملنے اور میٹنگ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ لیکن اس وقت پوپ نے یہ کہہ کر ملنے سے انکار کر دیا تھا کہ میرا محل مرمت ہو رہا ہے۔ مَیں نہیں مل سکتا۔ اس پر اُس وقت کے ایک جرنلسٹ نے اخبار میں لکھا تھا کہ یہ پوپ کبھی بھی نہیں مل سکے گا کیونکہ اس کا محل ہمیشہ زیرِ مرمت رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا: میں نے دو سال قبل سابقہ پوپ کو جو کہ اب فارغ ہو چکا ہے خط لکھا تھا کہ وہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے امن کے قیام کے حوالہ سے کوشش کریں۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں اور امن کے حوالہ سے ہاتھ میں ہاتھ ملا کر کام کریں گے۔ اگر امن کے لئے کوشش نہ کی گئی اور بڑی طاقتوں کو جنگ سے نہ روکا گیا تو پھر دنیا میں بڑی تباہی ہو گی۔ حضور انور نے فرمایا میرا یہ خط نیشنل صدر جماعت کبابیر نے ایک ملاقات کے دوران پوپ کے ہاتھ میں دیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: اب نئے پوپ کو میں نے مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے اور دوبارہ وہی پیغام دیا ہے کہ ہم اکٹھے مل کر امن کے قیام کے لئے کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم ہر وقت اکٹھے مل کر امن کے قیام کے لئے کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور ہر ایک کے ساتھ کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ امن کے قیام کی خاطر جو بھی بلائے، جو بھی کوشش کرے، بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے جو بھی بلائے اس کے لئے ہم ہر وقت تیار ہیں۔

❀... مسجد بیت الرحمن کے ہمسایہ ٹاؤن Olocau کے میئر Antonio Ropero نے عرض کیا کہ مَیں مسجد کے لئے اس جگہ کا انتخاب کرنے پر خلیفۃ المسیح کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ کی کمیونٹی محبت کا پیغام پھیلا رہی ہے۔ اب ہم اسلام کو بہترین طریق سے سمجھیں گے۔ میئر نے مسجد کی تعمیر پر حضور انور کو مبارکباد دی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے اپنے جذبات کا اظہار بڑے اچھے رنگ میں کیا ہے۔

❀... مسجد بیت الرحمن کے علاقہ Pobla de Vallbonna کی لیڈی میئر نے عرض کیا کہ ہم یہاں جماعت کے ساتھ کئی سال سے رہ رہے ہیں۔ آغاز میں ہمیں خوف تھا اور مخالفت بھی تھی۔ جب احمدیوں کا اچھا رویہ ظاہر ہونا شروع ہوا، انہوں نے اپنی مسجد کا پلان دکھایا تو اس طرح ہمارا سب خوف دور ہو گیا۔ اب اس قصبہ کے سب لوگ اچھے ہیں۔ کوئی مسئلہ، پرابلم نہیں ہے۔ ہمسائے ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور ہم مل جل کر رہتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی کوئی پرابلم نہیں ہوگی۔ حضور انور نے فرمایا کہ مَیں اس میئر کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے مسجد کی تعمیر کی اجازت دلانے میں بہت مدد کی اور بڑا رول ادا کیا۔

حضور انور نے فرمایا: مَیں یہاں کی کونسل اور ہمسایوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمیں اجازت دی کہ ہم یہاں مسجد تعمیر کریں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم سب کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہتے ہیں اور ہم معاشرہ میں، سوسائٹی میں مدغم ہو جاتے ہیں۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم پولیس کے لئے بھی مددگار ثابت ہوں گے۔ پولیس کے افسران بھی آئے ہوئے تھے۔ حضور انور نے فرمایا: ہم پولیس کے لئے بھی اس طرح مددگار ثابت ہو سکتے ہیں کہ اگر علاقے کے لوگ پولیس کی مدد کریں، لوگ اچھے ہوں، ان کی طرف سے کوئی مسئلہ نہ ہو اور جرائم نہ ہوں تو پولیس کا کام بھی کم ہو جاتا ہے۔ اس پہلو سے پولیس کی مدد کی جا سکتی ہے۔

❀... صوبہ ویلنسیا کی پارلیمنٹ کے صدر D.Juan Cotino نے کہا کہ میں آج کے اس پروگرام میں بہت خوشی کے ساتھ آنا چاہتا تھا۔ میری خواہش تھی کہ جو لوگ امن کے بارہ میں کام کرتے ہیں میں ان سے ملوں۔ میں خلیفۃ المسیح کو یہاں ویلنسیا آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں اور اس بات کی مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے ہمارے اس صوبہ میں اس جگہ کو مسجد بنانے کے لئے منتخب کیا ہے۔

حضور انور نے اس پر صدر پارلیمنٹ کا شکریہ ادا کیا۔

صدر پارلیمنٹ نے بتایا کہ وہ کٹر قسم کے کیتھولک ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: میں اس آدمی کو پسند کرتا ہوں جو اپنے مذہب پر یقین اور ایمان رکھتا ہے۔ مذہب ہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف لے کر جاتا ہے اور خدا سے ملاتا ہے اور پھر مخلوق کی خدمت کی توفیق دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان کی وجہ سے مذہب کی وجہ سے آپ مخلوق کی خدمت کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم یہی پیغام دینا چاہتے ہیں کہ مختلف مذاہب کے ہونے کے باوجود ہم اکٹھے مل کر سوسائٹی کے امن کے لئے کام کرنا چاہتے ہیں تاکہ لوگوں کے یہ شکوک دور ہوں کہ دو مذاہب اکٹھے نہیں رہ سکتے، اکٹھے کام نہیں کر سکتے۔

اس پر صدر پارلیمنٹ نے کہا کہ ہم اسی مقصد کے لئے یہاں ہیں تاکہ مل کر کام کریں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ہمیں آپ کے یہاں آنے سے خوشی ہوئی ہے۔ ہماری مساجد سب کے لئے کھلی ہیں۔

❀... ویلنسیا میں حکومت سپین کے نمائندہ Luis Santamaria نے عرض کیا کہ میں خلیفۃ المسیح کو ویلنسیا صوبہ کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ جو گفتگو یہاں ہوئی ہے میں اس سے بالکل متفق ہوں کہ مذاہب آپس میں مل کر امن کا قیام کریں اور جو سب مذاہب کا ایک

کامن (Common) مقصد ہے کہ امن، سلامتی، محبت اور بھائی چارہ اُس کو حاصل کریں۔

❁... مسجد والے علاقہ سے ایک بزرگ آدمی آیا ہوا تھا۔ جس کو علاقہ والے اس کی شرافت کی وجہ سے ’’جج آف پیس‘‘ کہتے ہیں۔انہوں نے بھی حضور انور کی آمد کا شکریہ ادا کیا۔

❁... مسجد سے چھ کلومیٹر دور آباد قصبہ Liria کے میئر Manuel Izquierdo بھی آئے ہوئے تھے۔موصوف نے بتایا کہ ان کے قصبہ کی آبادی 24 ہزار ہے جس میں سے سات ہزار مسلمان ہیں اور انہوں نے اپنے دو سینٹر بنائے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ مراکش وغیرہ سے ہیں۔ایک تو یہ معاشرہ میں مدغم نہیں ہوتے۔پھر ان کے مسائل ہیں یہ اپنی عورتوں اور بچوں کے حقوق نہیں دیتے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا معاشرہ میں، سوسائٹی میں مل جل کر رہنا چاہیے اور Integration ضروری ہے۔ہم لوگ سوسائٹی میں مدغم ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔دوسرا ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ عورتوں اور بچوں کے حقوق دے۔آپ ایسی چیز کسی احمدی میں نہیں دیکھیں گے۔مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے عورتوں اور بچوں کو ان کے حقوق دیں۔

مسجد بیت الرحمن کے افتتاح کی مناسبت سے خصوصی استقبالیہ تقریب میں مہمانوں کی شرکت

ملاقات کا یہ پروگرام قریباً سوا سات بجے تک جاری رہا۔دیگر بہت سارے مہمان پہلے سے ہی مارکی میں اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور ملاقات کے اس پروگرام میں شامل مہمان مارکی میں تشریف لے آئے۔ جہاں تقریب کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم ملک طارق محمود صاحب مبلغ سلسلہ سپین نے کی اور اس کا سپینش زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب نے اپنا استقبالیہ تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

مسجد بیت الرحمن کے علاقہ کی لیڈی میئر کا ایڈریس

اس کے بعد مسجد کے علاقہ Pobla de Vallbona کی لیڈی میئر Mrs. Maria Del Carmen Contelles نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد، سپیکر صاحب پارلیمنٹ ویلنسیا، ممبران پارلیمنٹ، میئر صاحبان اور دیگر مہمان جو یہاں حاضر ہیں، مَیں اس علاقہ کی میئر ہونے کے ناطے آپ سب کو اپنے اس علاقہ میں آنے پر خوش آمدید کہتی ہوں۔ مَیں جماعت احمدیہ اور خصوصاً جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے آج ہمیں مدعو کیا ہے۔

جماعت احمدیہ جو آج ساری دنیا میں امن وسلامتی اور بین المذاہب بھائی چارہ قائم کرنے میں کوشاں ہے، کی بنیاد ایک چھوٹے سے گاؤں میں رکھی گئی تھی۔آپ کی جماعت نے سپین میں 1946ء میں اپنے کام کا آغاز کیا اور 1979ء میں آپ ویلنسیا آئے۔آپ کے بہت سے بچے ویلنسیا میں ہی پیدا ہوئے ہیں۔ ویلنسیا کے اس علاقہ میں بھی مختلف مذاہب اور مختلف عقائد رکھنے والے لوگ رہائش پذیر ہیں۔ یہاں کے ہر باسی کو عزّت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور مختلف نظریات اور تہذیبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا یہاں رہنا ہمیں مختلف جگہوں پر متعارف کروانے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

موصوفہ نے کہا: ہر ایک کے لئے ہمارے دروازے کھلے ہیں۔ بارہ سال سے جماعت احمدیہ کی ہمسائیگی ہمیں حاصل ہے۔ ہم پیار و محبت سے یہاں رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے ہاں آتے جاتے رہتے ہیں۔ ہمارے بچے ایک ہی سکول میں جاتے ہیں اور ہم سب برابر کے شہری ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ ہمارا باہمی پیار و محبت آئندہ کے لئے ایک مثال بن جائے۔ مَیں آخر پر تمام مہمانوں کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتی ہوں۔

Cantabria کے نیشنل ممبر پارلیمنٹ کا ایڈریس

بعد ازاں علاقہ Cantabria سے تعلق رکھنے والے نیشنل ممبر پارلیمنٹ Hon. Jose Maria Alonso نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

سب سے پہلے میں جماعت احمدیہ کا اور خصوصاً جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے مسجد کے افتتاح کے اس مبارک موقع پر مدعو کیا جو کہ خدا کا گھر ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ میں یورپین پارلیمنٹ میں اسلام کی پُرامن تعلیمات کے بارہ میں لیکچر کے بعد خلیفۃ المسیح سے دوبارہ مل رہا ہوں۔اس ملاقات سے ہمارے دوستانہ تعلقات ترقی پذیر ہوں گے اور ہم پہلے سے بڑھ کر ایک دوسرے کے بارہ میں جان سکیں گے۔ہم سب برابر ہیں، ہم مسلمان اور عیسائی اسی خدا پر ایمان لاتے ہیں جو حضرت ابراہیمؑ، حضرت یعقوبؑ اور حضرت اسحاقؑ کا خدا ہے۔ ہمیں مل کر کام کرنا ہوگا اور جیسا کہ نئے پوپ صاحب نے بھی کہا ہے کہ ہم مذہبی بھائی ہیں اور ہمیں امن کی راہ میں مل کر کوششیں کرنا ہوں گی۔ مذہبی رہنماؤں کو امن اور پیار و محبت کے فروغ پر زور دینا چاہیے اور سیاستدانوں کو بھی یہ اعلیٰ مثال پیش نظر رکھنی چاہیے۔

حکومت سپین کی نمائندہ سول گورنر کا ایڈریس

اس کے بعد صوبہ ویلنسیا میں حکومت سپین کے نمائندہ سول گورنر D.Luis Santa Maria نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مَیں اس مسجد کی مبارکباد خلیفۃ المسیح کو پیش کرتی ہوں جس کا افتتاح گزشتہ جمعہ کے روز عمل میں آیا۔

ہم عیسائی ہیں اور ابھی ہم نے ایسٹر منایا ہے جس کی دعاؤں میں امن اور رحم و کرم کا بکثرت ذکر ملتا ہے جو کہ ہمارے مذہب کی بنیاد ہے۔ پوپ صاحب نے بھی یہی کہا ہے کہ غریب آدمی کی مدد کرنی چاہیے۔اس سے ملتے جلتے الفاظ خلیفۃ المسیح نے اپنے گزشتہ خطبہ جمعہ میں بیان فرمائے جب خلیفۃ المسیح نے اسلام کی امن پسندی کی تعلیم بیان فرمائی اور یہی سوچ آئندہ بین المذاہب باہمی آہنگی اور امن اور بھائی چارہ، اخوت و محبت کے قیام میں مدد دے گی۔

قابل صد احترام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب! سپین اور ویلنسیا ہر جگہ ایک ہی وقت میں عیسائی، یہودی اور مسلمان مل کر رہے ہیں۔ یہ تمام قومیں یہاں آباد ہیں۔ ہمارا قانون مرد اور عورت کی عزّت پر زور دیتا ہے اور یہ ہماری اعلیٰ اقدار ہیں۔جن لوگوں کی ایسی سوچ اور ارادے ہیں ان کو ہم خوش آمدید کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ معاشرے میں امن وسلامتی قائم کرنے والے ہیں۔اللہ ہمیں امن کے قیام میں کامیابی دے۔

ویلنسیا کی صوبائی پارلیمنٹ کے صدر کا ایڈریس

بعد ازاں صوبائی پارلیمنٹ ویلنسیا کے صدر D.Juan Cotino نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب! یہ مسجد جس کے بنانے میں آپ نے بے حد محنت کی ہے، بے حد خوبصورت ہے۔ مَیں یہاں موجود مختلف مذاہب کے نمائندوں کو سلام پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ ہم یہاں رحیم و رحمان خدا کے نام پر اکٹھے ہوئے ہیں جو کہ عیسائیوں کے لئے باپ خدا ہے، بیٹا خدا ہے اور روح القدس ہے۔لیکن ہے ایک خدا۔سو اگر خدا نے ہم سب کو اکٹھا کیا ہے تو یہ ایک نیک شگون ہے اور اس معاشرہ میں خواہ خدا پر یقین رکھنے والے ہوں یا دہریہ ہوں سب کو امن کی ضرورت ہے اور میرا خیال ہے کہ ہم سب یہاں اسی طرح کا ماحول بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ہم سب گویا اللہ تعالیٰ کے بچے اور اہل و عیال ہیں۔ مجھے مدعو کرنے کا بہت بہت شکریہ! امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب! ہمارے درمیان خود بنفس نفیس تشریف لانے کا بہت بہت شکریہ! اور آپ سب شاملین کا بھی بہت شکریہ!

اس کے بعد 7 بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈائس پر تشریف لائے اور خطاب فرمایا:

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع استقبالیہ بمقام بیت الرحمن (ویلینسا سپین) مؤرخہ 3راپریل 2013ء

تشہد وتعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام مہمانان کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔

اس کے بعد فرمایا: قبل اس کے کہ میں اس مسجد کے افتتاح کے متعلق کچھ کہوں، مَیں آپ سب مہمانوں کا جن میں سے اکثر غیر مسلم ہیں اس تقریب میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔آپ کی تشریف آوری ہمارے لئے خوشی کا باعث ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یورپ اور مغرب میں مسلمانوں اور مذہب ’اسلام‘ کو خدشات کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور اس مذہب کے پیروکاروں کو جنونی اور انتہا پسند سمجھا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود آپ لوگ اس تقریب میں شامل ہوئے۔ یہ بھی خیال پایا جاتا ہے کہ ایک مسلمان غیر مسلموں کو ناپسند کرتا ہے اور انہیں بات چیت کے قابل نہیں سمجھتا۔چنانچہ اسلام اور مسلمانوں کے متعلق اس قسم کے نظریات ہونے کے باوجود آپ کا یہاں موجود ہونا، بالخصوص ایسی تقریب میں جو مسلمان کمیونٹی کی طرف سے ہو اور اس تقریب کا انعقاد ان کی مسجد میں ہو رہا ہو اور یہ ان کی مسجد کے افتتاح کی تقریب، ہو اس میں آپ کا موجود ہونا آپ کی کشادہ دلی کو ظاہر کرتا ہے۔ گو کہ لوگ مختلف اقوام اور مذاہب کی تقاریب میں شامل ہونے کیلئے جمع ہوتے رہتے ہیں لیکن اس کے باوجود آپ کا یہاں آنا قابلِ تعریف ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ممکن ہے آپ لوگ اس تقریب میں اس تجسّس کے ساتھ شامل ہوئے ہوں تا دیکھیں کہ مسلمان کیا کہتے ہیں یا پھر بالعموم مسلمان کس قسم کے لوگ ہیں۔ بہرحال آپ کی یہاں آنے کی جو بھی وجہ ہے، میں آپ کا اس مبارک تقریب کو رونق بخشنے اور اس کے لئے وقت نکالنے پر بہت مشکور ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مذہبی طور پر بھی میرا فرض بنتا ہے کہ میں ان سب لوگوں کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے ہماری دعوت کو قبول کیا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو شخص دوسرے شخص شکریہ کا ادا نہیں کر سکتا وہ اپنے خالق کا بھی شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ اسلام کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص دوسرے انسانوں کے سامنے عاجزی کا اظہار نہیں کرتا اور ان کا شکریہ ادا نہیں کرتا بلکہ صرف خدا کے سامنے ہی عاجزی کا اظہار کرتا ہے اور صرف خدا کا ہی شکر ادا کرتا ہے تو ایسا شخص خدا کے ساتھ بھی مخلص نہیں ہوتا۔ ان چند الفاظ کے ساتھ مَیں ایک مرتبہ پھر کہنا چاہوں گا کہ ہم سب احمدیہ کمیونٹی کے افراد آپ کی تشریف آوری کے لئے آپ کے مشکور ہیں۔ اب مَیں آپ کے سامنے مسجد اور ہمسایوں کے حقوق کے متعلق بعض اسلامی تعلیمات رکھوں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سب سے پہلے تو مَیں ہمسایوں، کونسلرز اور اس شہر کے میئر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں یہاں مسجد تعمیر کرنے کی اجازت دی۔ مَیں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ یہ مسجد ہماری عبادتگاہ کے ساتھ ساتھ اس علاقہ کی خوبصورتی میں اضافہ کرنے کا ذریعہ بھی ہے کیونکہ دیکھنے والے کی نظر اس عمارت پر آکر ٹھہر جاتی ہے۔ موٹروے پر کار چلاتے ہوئے لوگ بھی اس مسجد کی خوبصورتی کو دیکھ سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک اَور چیز مَیں بتانا چاہتا ہوں کہ کچھ ہمسایوں کو مسجد کی تعمیر کے متعلق خدشات تھے۔ ان کا خیال تھا کہ مسجد کی تعمیر سے علاقہ کا امن اور سکون متاثر ہوگا، سڑکوں پر ٹریفک میں اضافہ ہو جائے گا، لوگ کوڑا کرکٹ پھینکیں گے اور ماحول خراب کریں گے۔ مجھے امید ہے اور یقین ہے کہ ان کے خدشات درست ثابت نہ ہوں گے۔ آپ سب نے دیکھا ہوگا کہ پچھلے کچھ ہفتوں میں اس مسجد میں بہت زیادہ کام ہوا ہے۔ بہت سے لوگ یہاں اکٹھے ہوتے رہے۔ کافی مقدار میں کھانا پکایا جاتا رہا اور کافی لوگ یہاں کھانا کھاتے رہے۔ لیکن میرا خیال ہے یہ ہمسایوں کیلئے باعثِ تکلیف نہیں ہوا ہوگا۔ کم از کم مَیں نے تو اس علاقہ میں کسی قسم کا کوئی گند نہیں دیکھا۔ سوائے اس کے کہ ان دنوں کونسل کی طرف سے کوڑا اکٹھے کرنے والے ٹرکوں کو کچھ زیادہ کام کرنا پڑا ہوگا کیونکہ انہیں معمول سے زیادہ کوڑے کے بیگز اُٹھانے پڑے ہوں گے۔ اس پر بھی مَیں ان سے معذرت چاہتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سچے مسلمان کو اس کا مذہب واضح طور پر بتاتا ہے کہ صفائی اس کے مذہب کا ایک حصہ ہے۔ نہ صرف ظاہری صفائی کا حکم دیا گیا ہے بلکہ اندرونی طور پر بھی مکمل صفائی کی نصیحت کی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نئے سال کے آغاز میں جب زیادہ تر لوگ نیا سال رات بھر پارٹیاں کر کے مناتے ہیں، ہم لوگ مقامی انتظامیہ کی سڑکیں صاف کرنے میں مدد کرتے ہیں اور انتظامیہ کو افرادی قوت مہیا کرتے ہیں تا کہ وہ ان پارٹیوں کے بعد صفائی کر سکیں۔ ہم یہ اس لئے کرتے ہیں کہ ہمارے مذہب نے ہمیں اس طرح کرنے کا حکم دیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ہمسایوں کی مدد کریں اور یہ بات یقینی بنائیں کہ ان کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہمسایوں کے ساتھ تعاون کرنے اور ان کی مدد کرنے کی مسلسل تاکید کی ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تاکید اس قدر کی گئی کہ بسا اوقات مجھے گمان ہوتا کہ اللہ تعالیٰ ہمسایوں کو وراثت میں حصہ دار بنا دے گا۔ تو ہمسایوں کا خیال رکھنے کو اس حد تک اہمیت دی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سپینش لوگوں کی ایک اور بات کی مَیں بہت تعریف کرتا ہوں کہ وہ صفائی پر بہت زور دیتے ہیں۔ سپینش عورتیں نہ صرف گھروں کی صفائیاں کرتی ہیں بلکہ اپنے گھروں کے باہر بھی سڑکوں کی صفائی کرتی ہیں۔ یہاں گزرتے ہوئے مَیں نے خود عورتوں کو گھروں کے سامنے والے حصوں کی صفائی کرتے دیکھا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں کہ اس مسجد کے ہمسایوں کو مسجد کی تعمیر کے بعد صفائی کے معیار اور اس علاقہ میں لوگوں کی تعداد میں اضافہ کے متعلق شاید کچھ تحفظات ہوں لیکن مَیں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم آپ کو شکایت کا موقع نہیں دیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمسایوں کی بات ہو رہی ہے اس لئے مَیں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ہمسایہ کی کیا تعریف ہے؟ صرف آپ کے ساتھ والا گھر ہی آپ کا ہمسایہ نہیں ہے بلکہ دونوں اطراف میں سو سو گھروں کے فاصلہ تک کے رہائشی آپ کے ہمسائے ہیں۔ ٹرین، کار یا بس میں آپ کے ساتھ سفر کرنے والا بھی آپ کا ہمسایہ ہے۔ یہاں تک کہ آپ کے ساتھ کام کرنے والا شخص بھی آپ کا ہمسایہ ہے۔ اس لحاظ سے ہمسایہ کی تعریف بہت وسیع ہے۔ ہمیں یہ بات سکھائی گئی ہے کہ ہم کوئی ایسا کام نہ کریں جس کی وجہ سے ہمسایہ کو تکلیف ہو۔ اس لئے ہم یہاں آپ لوگوں کو تکلیف دینے کے لئے نہیں آئے بلکہ آپ کی خدمت کرنے کے لئے آئے ہیں۔ ہم اپنی کمیونٹی کو آپ لوگوں کا حصہ بنانے آئے ہیں۔ آپ لوگوں کی سرگرمیوں میں ہاتھ بٹانے آئے ہیں اور آپ لوگوں کے ساتھ ہنسی خوشی رہنے کے لئے آئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج جماعتِ احمدیہ کا دوسو سے زیادہ ممالک میں قیام ہو چکا ہے۔ ہم جہاں بھی جاتے ہیں وہاں 'محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں' کا پیغام پھیلاتے ہیں۔ ہم ہر ایک کو یہی تبلیغ کرتے ہیں کہ لوگوں کے ساتھ پیار اور محبت کے ساتھ پیش آئیں۔ ہمارے کسی بھی فعل سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچنی چاہئے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں سے ایک حدیث ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حقیقی مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے ہر امن پسند شخص محفوظ رہے۔ اس لئے ہم سب احمدی ان تعلیمات کے مطابق چلنے کی کوشش کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ساری دنیا ان تعلیمات کے مطابق چلے۔ یعنی رنگ ونسل اور عقیدہ سے بالا ہو کر دوسرے انسانوں کے ساتھ مل کر امن وآشتی کے ساتھ رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآنِ کریم نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہمیں صرف خدا تعالیٰ کے حقوق ہی ادا نہیں کرنے بلکہ انسانوں کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں۔ ہمیں تمام معاملات میں حقیقی انصاف پسندی کا مظاہرہ کرنا ہے کیونکہ ناانصافی کر کے آپ اپنے آپ کو خدا سے دور کر لیتے ہیں۔ مثلاً قرآن کریم ہمیں سکھاتا ہے کہ اگر ہمیں اپنے خلاف، اپنے والدین، اپنے قریبی عزیزوں یا اپنے پیاروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دینی چاہئے۔ ہم تب ہی حقیقی مسلمان کہلاسکیں گے جب ان تعلیمات کے مطابق زندگیاں گزارنے والے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآنِ کریم اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو تفصیل کے ساتھ بتانے کا وقت نہیں ہے۔ تاہم مختصر طور پر یہ ذکر کر دیتا ہوں کہ آج کل اسلام کو غلط رنگ میں پیش کیا جا رہا ہے اور اسلام کو ایک جارحیت پسند مذہب سمجھا جا رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کا یہ غلط تصور چند شدت پسند مسلمانوں نے پیش کیا ہے۔ لیکن رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور میں اور آپ کے بعد آپ کے چار سچے خلفاء کے دَور میں کبھی کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا جب مسلمانوں نے جنگ میں ابتدا کی ہو یا پھر کسی قسم کی جارحیت کا مظاہرہ کیا ہو۔ بلکہ انہوں نے اپنا وقت انسانیت کی خدمت کے لئے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ کے پُرامن پیغام کو پھیلایا۔ مسلمانوں کو جنگ کی اجازت صرف اس وقت دی گئی جب مسلمانوں پر ظلم کئے گئے اور مکّہ میں انہیں ان کے گھروں سے نکالا گیا اور انہیں مدینہ کی طرف ہجرت کرنا پڑی اور مدینہ تک ان کا پیچھا کیا گیا اور وہاں بھی ان پر حملہ کیا گیا تو تب مسلمانوں کو حق دیا گیا کہ وہ اپنا دفاع کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآنِ کریم فرماتا ہے کہ ہم نے آپ کو جنگ کرنے کی اجازت صرف اس لئے دی ہے کہ اگر آپ ان کا مقابلہ نہ کریں گے تو کوئی بھی عبادتگاہ خواہ وہ کلیسا ہو یا یہودیوں کا معبد خانہ ہو، یا مسجد ہو یا کوئی مندر ہو وہ ظالموں سے نہیں بچ پائے گی۔ تو اس اجازت سے صرف اسلام اور مسجد کی حفاظت نہیں کی گئی بلکہ اس حکم کے ذریعہ سے دیگر مذاہب اور دیگر عبادتگاہوں کو بھی حفاظت مہیا کی گئی ہے۔ اس لئے سچے مسلمانوں نے جنگ کے دوران کبھی بھی دوسرے مذاہب کی عبادتگاہوں کو نقصان نہیں پہنچایا۔ دفاع کرنے کے لئے جنگ کی اجازت صرف اس صورت میں دی گئی جب لوگوں نے حکومت کے خلاف سازشیں کیں اور ملک کے لئے ایک خطرہ بن گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں نے آج جو بھی آپ کے سامنے رکھا وہ اسلام کی حقیقی تعلیم ہے۔ جس طور پر تاریخ کا ذکر کیا گیا ہے اس میں سے کچھ باتوں کے متعلق آپ میں سے بعض لوگ شاید میرے ساتھ اتفاق نہ کریں لیکن اس کی وجہ یہی ہے کہ بعض تاریخ دانوں اور مستشرقین نے تاریخ کو غلط رنگ میں ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ اور ایسے لوگوں نے تاریخ اور سچائی کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مسلمان حکومتیں کبھی بھی غلط نہیں ہوئیں اور انہوں نے اپنے ممالک میں یا ہمسایوں کے ساتھ کبھی کوئی لڑائی نہیں کی۔ لیکن ہمیں ایسے مواقع بھی دیکھنے کو ملتے ہیں جب غیر مسلم حکومتوں نے مسلمانوں سے ایسا ہی (ظالمانہ) سلوک رکھا اور تاریخ اس پر گواہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہر حال قطع نظر اس بحث کے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ مسجد بھائی چارہ اور ہم آہنگی کی جگہ کے طور پر تعمیر کی گئی ہے۔ جو کوئی بھی یہاں نیک نیتی کے ساتھ آئے گا اس کے لئے اس مسجد کے دروازے ہمیشہ کھلے ہوں گے۔ اس مسجد کا نام 'مسجد بیت الرحمان' رکھا گیا ہے جس کا مطلب ہے کہ یہ ایسے خدا کا گھر ہے جو رحمان ہے۔ یعنی جو اپنی مخلوق کیلئے بغیر کسی شرط کے مہربان ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری کمیونٹی جنہوں نے یہ مسجد تعمیر کروائی ہے آپ کو یقین دلاتی ہے کہ ہم ہمیشہ ان لوگوں کی خدمت اور مدد کریں گے جن کے ساتھ ہم رہتے ہیں۔ اور ہماری کمیونٹی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرے گی تا کہ ہم رحمان خدا کے ہر ممکن فضل کو جذب کرنے والے بن سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آخر پر ایک مرتبہ پھر میں آپ سب کا اس تقریب کو رونق بخشنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میری دعا ہے کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان اتحاد اور تعلق بڑھتا چلا جائے۔

آپ سب کا شکریہ۔

تقریب کے شرکاء

خطاب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد جملہ مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

آج کی اس تقریب میں ایک سو بیس کے قریب سپینش مہمان شامل ہوئے۔ ان مہمانوں میں صوبہ ویلنسیا (Valencia) کی صوبائی پارلیمنٹ کے صدر Juan Cotino صاحب، صوبہ ویلنسیا میں حکومت سپین کی نمائندہ Luis Santamaria صاحب، تین نیشنل ممبران پالیمنٹ، جنرل ڈائریکٹر فارسٹیزن شپ Sar.Herminia Palomar ویلنسیا میں پولیس کے چیف ہیڈ، پانچ علاقوں کے میئر (Mayor) ایک علاقہ کے ڈپٹی میئر، مسجد کے علاقہ Vallbona سے تعلق رکھنے والے گیارہ کونسلرز، صوبہ ویلنسیا میں سپینش گورنمنٹ کے سابق نمائندہ، سابق سیٹزن شپ ڈائریکٹر، ویلنسیا ریجن کے کلچر سیکرٹری، ویلنسیا میں مسلمان کمیونٹیز کے ڈائریکٹر، مسلمان کمیونٹیز کے نمائندے، اسلامک مسلم سینٹر ویلنسیا کے ہیڈ، رشین آرتھوڈوکس سینٹر کے ہیڈ، چھ ڈاکٹرز حضرات، دو پروفیسرز، اس کے علاوہ وکلاء، ریفیوجی سینٹر کے ایک افسر، حکومتی پارٹی (Popular Party) کے بعض افراد، Catholic Priests، اس کے علاوہ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے احباب اور مسجد کے اردگرد کے علاقہ میں آباد بعض ہمسائے بھی شامل تھے۔

کھانے کے پروگرام کے بعد یہ تمام مہمان حضرات باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس آتے، حضور انور ان سے گفتگو کرتے اور یہ شرف مصافحہ حاصل کرتے اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پاتے۔ سبھی بے حد خوش تھے۔ اور حضور انور سے مل کر ان کے چہرے خوشی سے کھل اٹھتے تھے۔ آخر پر ممبران پارلیمنٹ اور بعض سرکردہ مہمانوں کے ایک گروپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک گروپ فوٹو بھی بنوائی۔

جماعت احمدیہ سپین نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی مرتبہ اتنے بڑے پیمانے پر اس تقریب کا انتظام کیا تھا جس میں حکومت کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان بڑی تعداد میں شامل ہوئے اور ان سب تک اسلام کا حسین پیغام پہنچا اور پھر سبھی نے بہت اچھے رنگ میں اپنے دلی جذبات اور تاثرات کا اظہار کیا۔

اس پروگرام کے بعد 9 بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "مسجد بیت الرحمن" میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد 9 بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

مہمانوں کے تاثرات

بعض مہمانوں نے اپنے جن تاثرات کا اظہار کیا ہے وہ ذیل میں درج ہیں۔

❁... صوبہ والنسیا کی صوبائی اسمبلی کے سپیکر جن کو یہاں پریذیڈنٹ کہا جاتا ہے۔ ان کی طرف سے پہلے یہ پیغام ملا کہ وہ مصروف ہیں اور ان کا آنا مشکل ہے۔ وہ اپنی کسی حکومتی میٹنگ میں یہاں ویلنسیا سے 360 کلومیٹر دُور میڈرڈ میں تھے لیکن پھر وہ کوشش کر کے پہنچ گئے اور آتے ہی کہا کہ میں کم وقت لے کر آیا ہوں۔ جلدی چلا جاؤں گا۔ چنانچہ جب وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملے اور باتیں ہوئیں تو ان کی کایا پلٹ گئی۔ پھر وہ آخر تک پروگرام میں شامل رہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ جب کھانا پیش کیا جا رہا تھا تو کھانا پیش کرنے والا جب ان سے پوچھتا کہ آپ کیا لیں گے؟ تو وہ جواب دیتے کہ جو جو چیز خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کھائیں گے مَیں نے وہی کھانا ہے اور ڈرنک بھی وہی پینا ہے جو خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پئیں گے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شخصیت سے بہت متاثر ہوئے۔ اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

❁... محترم خوسے ماریا آلونسو صاحب (Jose Maria Alonso) جو کہ کانتابریا سے ممبر آف پارلیمنٹ ہیں، نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: آج کی ملاقات نے مجھ پر وہی روحانی اثر چھوڑا ہے جو یورپین پارلیمنٹ میں ہونے والی ملاقات کے بعد میرے دل نے محسوس کیا تھا۔ میں جب بھی کسی احمدی سے ملتا ہوں یہی میرا تاثر ہوتا ہے کہ ایک امن پسند اور امن کا پرچار کرنے والے آدمی سے مل رہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ یہ مسجد بہت سی غلط فہمیوں کے تدارک کا ذریعہ ثابت ہوگی۔

❁... مورسیا شہر کی ممبر آف پارلیمنٹ آنریبل ماریا دولوریس (Maria Dolores) نے اپنے جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کیا: ۔آپ کے خلیفہ (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی بارعب اور پرکشش شخصیت نے مجھے اپنا گرویدہ کرلیا ہے۔ آپ کے افکار جو امن پسندی کی ترویج سے متعلق ہیں مجھے بہت پسند آئے ہیں نیز آپ کا خطاب بہت پُرمغز تھا۔

❁... محترم پِپ بو ادیس صاحب (Pep Boades) جو کہ پادری ہیں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے خیال میں آج کا خطاب انتہائی بامعنی اور پر معارف تھا۔ اس خطاب میں آپ کی جماعت کے امام (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے ہمسایوں کے حقوق کا بڑے خوبصورت اور دلکش انداز میں ذکر کیا ہے۔

❁... بالنسیا میں رشین آرتھوڈکس چرچ کے پادری (Sergio Sorandeev) سیرخیو سوراندیب صاحب نے حضور انور کے خطاب کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خدا پر یقین رکھنے والے اور امن پسند ہر انسان کو امن کا پیامبر ہونا چاہئے اور آپ کے امام میں مَیں نے یہی خوبی دیکھی ہے جو آپ کے خطاب سے عیاں ہوتی ہے۔

❁... جناب (Antonio Resello) آنتونیو رےسے یو صاحب جو کہ ایک سابق پادری ہیں اور جماعت سے ان کا کافی پرانا تعارف ہے۔ مسجد بننے سے پہلے یہاں کئی بار آچکے ہیں۔ بلکہ پیدروآباد میں بھی جا کر ہمارے ایک جلسہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ دو سال بعد اب جب آئے تو مسجد کو دیکھ کر کافی حیران اور متاثر ہوئے اور کہا کہ میرے خیال میں مسجد کا جو نقشہ تھا یہ مسجد تو اس بھی بڑھ کر خوبصورت اور حیران کن ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ہمارے اَور پروگراموں میں بھی شامل ہو چکے ہیں لیکن اس پروگرام میں شامل ہونا ان کیلئے بہت اعزاز کی بات تھی کیونکہ اتنی زیادہ اتھارٹیز کی موجودگی بتا رہی ہے کہ آپ لوگوں نے بہت محنت کی ہے اور اتنے زیادہ مختلف مذاہب کی موجودگی بھی ان کیلئے حیران کن تھی۔ انہوں نے ہماری جماعت کے عہدیداران کو بہت مبارکباد دی اور آئندہ بھی جماعت سے تعلق رکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

❁... محترمہ Rocio Lopez صاحبہ، ممبر آف پارلیمنٹ Toledo نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: برسلز میں حضور انور سے ملاقات انتہائی خوشگوار اور روحانیت سے بھرپور رہی۔ اب ایک مرتبہ پھر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب سے ملنے کا موقع ملا اور حضور انور کو میں نے امن کا پیغامبر پایا۔ عزت مآب سے پھر سے مل کر میں بہت متاثر ہوئی اور ہمارا بالنسیا آنا انتہائی مفید رہا۔ حضور انور نے جو اپنی تقریر میں فرمایا میں اس سے بکلی متفق ہوں کیونکہ میں دیکھتی ہوں کہ آپ ہمیشہ سماجی امن کے قیام اور انسانی حقوق کو دوبارہ سے قائم کرنے کے لئے موقعوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اور یہ وہ چیز ہے جس کی ہمارے معاشرے کو اشد ضرورت ہے۔ میں پھر آپ کو اس بات کا یقین دلانا چاہتی ہوں کہ میں آپ کے ان ساتھیوں کے ساتھ ہوں جن پر محض ان کے دین کی وجہ سے ظلم کیا جاتا ہے۔

میری خواہش ہے کہ آپ کی اس مسجد سے امن و محبت کی شعاعیں نکلیں جس کی ہمیں اشد ضرورت ہے۔ میں یہ دیکھ کر بھی حیران ہوئی ہوں کہ کس طرح یہ کمیونٹی نہ صرف مذہبی پروگرامز میں مصروف عمل ہے بلکہ ذہنی نشوونما جیسے امور میں بھی پیش پیش ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس مسجد میں ایک لائبریری بھی قائم کی گئی ہے جس سے مجھے اس بات کا اندازہ ہوا ہے کہ آپ اپنے ممبران میں علمی رجحان قائم رکھنے کے خواہاں ہیں۔

مَیں اس بات کی بھی گواہی دیتی ہوں کہ آپ کے ممبران جماعت میں وفا کے اعلیٰ نمونے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ خاص طور پر منصور اور قمر صاحب کا تبلیغی انداز ہی ایسا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ آپ کی جماعت میں ہر چیز خدا کے گرد گھومتی ہے اور خدا ہی سے آپ طاقت و ہمت حاصل کرتے ہیں۔ آپ ہمارے لئے ایک اعلیٰ نمونہ ہیں۔ آپ کی مہمان نوازی کا شکریہ۔

❁... علاقہ لاپوبلا دے بائی بونا کی میئر خاتون کارمین کونتے ییس (Carmen Contelles) صاحبہ (جو کہ لاپوبلا دے بائی بونا کی میئر ہیں) نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: آج کے اس پروگرام اور خلیفۃ المسیح کے خطاب کے بعد مَیں سمجھتی ہوں کہ ہم تمام لوگوں کا مقصد یہی ہونا چاہئے کہ کسی طرح پرامن ماحول قائم کرسکیں، خواہ ہمارا مذہب کچھ بھی ہو۔ ہمیں دوسرے مذاہب اور عقائد کے لوگوں کے ساتھ باہمی محبت و الفت کا تعلق رکھنا چاہئے۔

❁... محترم خوسے ماریا صاحب (Jose Maria) جو کہ علاقہ لاپوبلا دے بائی بونا کے ایک کونسلر ہیں اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور کا خطاب انتہائی اطمینان بخش اور مختلف خیالات کے لوگوں کو باہم متحد کرنے والا تھا۔ اور بات بات سے امن و شانتی چھلکتی محسوس ہوتی تھی۔

❁... محترم جاؤمے ڈورا صاحب (Jaume Dura) جو کہ اسائیلم سیکرز کی مدد کرنے والی سیئار نامی ایک ایسوسی ایشن کے وکیل ہیں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: آپ کے امام صاحب کو دیکھنے سے یہ تاثر ملتا ہے کہ یہ ایک عظیم جماعت کے رہنما ہیں۔ خلیفہ کی جماعت کے ساتھ اور جماعت کی خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ وابستگی اور محبت بڑی واضح طور پر نظر آتی ہے۔ خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر بھی بڑی باربط تھی کہ پہلے مسجد کے اردگرد کے لوگوں کی بات کی، ان کو تسلی دی پھر بڑے لوگوں کو مخاطب کیا۔ آپ ایک انتہائی پرکشش اور پیاری شخصیت ہیں۔ نیز انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی خواہش بھی ظاہر کی اور پروگرام کے آخر پر حضور انور سے ملاقات بھی کی اور تصویر بنوائی۔

❁... ماریہ خوسے آگواس Maria Jose Aguas صاحبہ صدر Asociacion Islamica Llium De Llar (اسلامک ایسوسی ایشن Llium De Llar (شعلہ جو موم بتّی سے نکلتا ہے)) نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: ۔

مسجد دیکھ کر میری روح وجد میں ہے اور ایک ناقابلِ بیان خوشی ہے جو دل میں موجیں مار رہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ مسجد بہت سارے مسلمانوں کی تربیت کا ذریعہ بنے گی۔

❁... کارمین صاحبہ (Carmen) جو مسجد کے قریب ہی رہتی ہیں آج اس پروگرام میں شامل ہوئیں۔ حضور انور کی شخصیت سے بہت متاثر ہوئیں اور اپنے تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے کہا: آپکے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو پیغام دیا ہے اس نے میرے دل کو موہ لیا ہے۔ خاس طور پر یہ کہ ہم سب کو باہمی ہم آہنگی کی فضا قائم کرنا ہے۔ ہم سب کو اس پیغام کی قدر کرنی چاہئے۔

❁... لوئیس سانتا ماریا صاحب (Luis Santa Maria) جو والنسیا کے رہنے والے ہیں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرا یہ تاثر ہے کہ آج میں ایک خدا کے بندے سے ملا ہوں۔ ایک ایسی شخصیت سے جس کی موجودگی سے ہی امن کی تعلیم چھلکتی ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ اس مسجد سے بھی ہر شہری کو یہی پیغام ملتا رہے گا۔

❁... پیپے مونیوس صاحب (Pepe Munoz) جو کہ یہاں جماعت کے پرانے دوست ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جب ہم آپ کے ابتدائی مبلغین کے واقعات دیکھتے ہیں کہ انہوں نے نامساعد حالات میں اور جیل کی صعوبتیں برداشت کر کے بھی امن کا پیغام پھیلایا تو ہمیں اس جماعت کی اہمیت کے بارہ میں معلوم ہوتا ہے اور ہمارے دل میں اس جماعت کی عزت اور قدر بڑھ جاتی ہے۔

❁... جناب Mr. Leandro (لے آندرو) صاحب: یہ مسجد والے محلے کی ایسوسی ایشن کا سابق صدر ہے۔ اس نے کبھی مسجد کی مخالفت نہیں کی۔ بلکہ مسجد کی مخالفت کرنے والوں کو بے وقوف کہا کرتا تھا۔ اب Reception پر آئے تو مسجد کی خوبصورتی دیکھ کر کہا کہ میری رائے پہلے ہی آپ لوگوں کے بارہ میں مثبت تھی اور اب تو اسے مزید تقویت ملی ہے اور حضور انور سے ملاقات کے بعد کہا کہ آپ ایک بہت معزز شخصیت ہیں۔ مجھے حضور سے مل کر ایک الگ سی خوشی محسوس ہو رہی ہے۔

❁... Mr. Vicente Roca جو کہ مسجد کے ساتھ والے پلاٹ میں رہائش پذیر ہیں، نے حضور انور سے ملاقات کے بعد کہا کہ حضور سے ملنا میرے لئے بہت عزت کا باعث ہے۔

❁... جناب Javier Palomar (خابیئر پالومار) یہ ہمارا وہ ہمسایہ ہے جو مسجد کی مخالفت والے گروپ کا سیکرٹری تھا۔ لیکن ہمارے مبلغ انچارج کا اس سے مسلسل رابطہ رہا ہے۔ اب جب وہ Reception والے پروگرام میں آیا تو حضور انور کے خطاب میں ہمسایوں کے بارہ میں اسلامی تعلیمات سن کر بہت متاثر ہوا اور اس کا مخالفانہ رویہ ختم ہو گیا۔ حضور انور سے ملاقات اور دعوت دینے کا شکریہ ادا کرتا رہا۔

❁... گرونانک ایسوسی ایشن کے ایک سکھ لیڈر جناب ہردیو سنگھ صاحب تشریف لائے اور اپنے تاثرات درج ذیل الفاظ میں بیان کئے: مسجد بہت خوبصورت ہے۔ آپ کے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی تقریر ہمارے لئے ہی نہیں بلکہ یہ ساری دنیا کو دینے والا پیغام ہے۔ آج ہمیں باہمی ہم آہنگی اور اخوت و بھائی چارے کی پہلے سے زیادہ ضرورت ہے۔

❁... زہرہ صاحبہ جنہوں نے خوسے ماریا فیلیپ ای ساردا کی ہدایت پر جو کہ سابق ڈائریکٹر آف کوآپریشن اینڈ سٹیزن شپ ہیں مسجد کے لئے کام کیا تھا اپنے جذبات کا یوں ظہار کیا: میں نے صرف آج یہ مسجد نہیں دیکھی بلکہ مجھے یہ بھی فخر حاصل ہے کہ مسجد سے پہلے جو ایک چھوٹا سا ہال تھا میں نے تو اس میں بھی نماز ادا کی۔

❁... خدیجہ خائلہ صاحبہ نے بھی جنہوں نیخو سے ماریا فیلیپ ای ساردا سابق ڈائریکٹر آف کوآپریشن اینڈ سٹیزن شپ کی نمائندگی میں کئی دفعہ مسجد کی تعمیر کے تعلق میں میونسپل کمیٹی کی میٹنگز میں شرکت کی، آپ نے کہا: مجھے فخر ہے کہ اس عظیم مسجد کی تعمیر کیلئے کام کرنے کا مجھے بھی موقع ملا اور یہ نسل بعد نسل میرے لئے ثواب کا باعث ہوگا۔ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔

(جاری)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل، لندن)

رمضان المبارک کے متعلق معلومات

(بطرز سوال وجواب)۔ (قسط اوّل)

رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ اپنے انوار و برکات کے لحاظ سے ایک بے نظیر مہینہ ہے۔ اور یہ بابرکت مہینہ اپنی برکات روحانی اور انوار سماویہ کی وجہ سے مومنین کے دلوں کو نور اور روشنی عطا کرتا ہے۔ یہ وہ ماہ مبارک ہے جس کا انتظار خدا کے فرمانبردار و تقویٰ شعار مومن سارا سال کرتے ہیں۔ یہ مبارک ماہ شروع ہو چکا ہے۔ اس کے پیش نظر ادارہ نے اس مبارک ماہ کے چند مسائل سوال و جواب کے رنگ میں قرآن مجید، حدیث نبوی ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں قارئین بدر کے لیے مرتب کیے ہیں۔ یہ سوال و جواب ''فقہ احمدیہ'' پیشکش تدوین فقہ کمیٹی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور مضمون ''رمضان المبارک کے بعض اہم مسائل'' مطبوعہ اخبار بدر 9 جولائی ۱۹۸۱ء سے مرتب کئے گئے ہیں۔ (مدیر)

سوال صوم یعنی روزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب عربی زبان میں روزہ کو صوم سے تعبیر کیا جاتا ہے لغت میں لفظ صوم کے معنی مطلقًا ''الامساك'' یعنی رُکنے اور روکنے کے ہیں اور اسلامی اصطلاح یعنی شرعی اصطلاح کے بارے میں امام نووی لکھتے ہیں'' انه امساك مخصوص فی زمنٍ مخصوصٍ بشرائط مخصوصةٍ''۔ یعنی رکنے اور روکنے کے ہیں اور اسلامی اصطلاح یعنی شرعی اصطلاح کے بارے میں امام نووی لکھتے ہیں'' انه امساك مخصوص فی زمنٍ مخصوصٍ بشرائط مخصوصةٍ''

یعنی کھانے پینے وغیرہ سے رُکنے اور ایک خاص مقررہ وقت تک کیلئے رُکنے اور پھر مخصوص شرائط کے ساتھ رُکنے کو اسلامی اصطلاح میں صوم کہتے ہیں۔

سوال: رمضان کے لفظی معنے کیا ہیں؟

جواب: حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

''رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں انسان چونکہ اکل وشرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کیلئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینہ میں آیا، اسی لئے رمضان کہلایا۔ میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ عرب کیلئے یہ خصوصیت نہیں ہوسکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق وشوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر گرم ہوجاتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۳۶ ایڈیشن ۲۰۰۳ء)

سوال سوال: کیا رمضان کی کوئی اور بھی تعریف ہے؟

جواب: رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوجاتے ہیں۔ اس کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ'' اس کا مطلب یہ ہے کہ سخت دلوں کو پگھلانے کیلئے رمضان کو ایک خاص مزاج عطا ہوا ہے اور امر واقعہ یہی ہے کہ بہت سے سخت دل جو عام دنوں میں نرم نہیں ہوتے اور خدا تعالیٰ کیلئے اپنے آپ کو پگھلتا ہوا محسوس نہیں کرتے۔ رمضان میں بعض ایسی راتیں آتی ہیں کہ بے اختیار ان کے دل خدا کے حضور سجدوں میں پگھل کر بہنے لگتے ہیں''

(بحوالہ خطبہ جمعہ ۱۶ فروری ۱۹۹۸ء بدر ۱۲ اپریل ۱۹۹۸)

رمضان کی وجہ تسمیہ بھی یہ ہے کہ اس میں روحانی تپش ہوتی ہے جو اپنی حرارت میں اضافہ کرتی ہے۔ عربی زبان میں ''رمض'' کے معنی پتھروں کی گرمی یا سورج کی گرمی کے ہیں۔ رمضان کی جمع رمضانات۔ رماضین ارمضاء۔ ارمضۃ ہے۔ (المنجد) روزہ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رُکن ہے جس کی فرضیت کے بارے احکام ہجرت کے دوسرے سال ماہ شعبان میں نازل ہوئے۔

سوال کیا رمضان کے روزے فرض ہیں؟

جواب اس ماہ کے روزے فرض ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ○ (البقرہ: 184) کی روشنی میں فرض ہیں۔

سوال کیا اسلام سے قبل باقی ادیان میں بھی روزے کا حکم تھا؟

جواب ہاں! جیسے کہ كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ کی نص صریح ہے۔ البتہ روزہ کے احکام اور اس کی پابندیوں اور تعداد میں فرق تھا۔

سوال جب روزے فرض ہیں تو مسافر یا مریض کے بارہ میں کیا حکم ہے؟

جواب قرآن حکیم میں آیا ہے فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ط یعنی جو مریض ہو یا سفر میں ہو وہ اور دنوں میں گنتی پوری کرلے۔

سوال جو لوگ کسی تکلیف کی وجہ سے روزہ کی طاقت نہیں رکھتے اُن کے بارہ میں کیا حکم ہے؟

جواب ایسے لوگ حسب ارشاد خداوندی وعلی الذین یطیقونه۔۔ اُن پر ایک مسکین کا کھانا دینا بطور فدیہ رمضان کے واجب ہے۔

سوال روزہ کا مقصد قرآن مجید نے کیا بیان فرمایا ہے؟

جواب اللہ تعالیٰ نے روزہ کے درجِ ذیل مقاصد قرآن مجید میں بیان فرمائے ہیں۔

۱۔ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تاکہ تم خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔

(۲) ولتکبروا اللہ علی ماھدٰکم۔ تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کے مطابق اس کی عظمت بیان کرو۔

(۳) لعلکم تشکرون۔ تاکہ تم اس کا شکر کرو۔

سوال رمضان المبارک سے وابستہ عظیم الشان نشانات کون کون سے ہیں؟

جواب ۱۔ غار حرا میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جب قرآن کریم کے نزول کا آغاز ہوا تو وہ ایام بھی رمضان المبارک کے تھے۔

۲۔ جنگ بدر صداقت اسلام کا بہت ہی بڑا پروقار نشان تھا جو رمضان المبارک میں لڑی گئی۔

۳۔ فتح مکہ جب ہوئی تو ماہ رمضان تھا یہ بھی صداقت اسلام کا ایک عظیم نشان ہے۔

۴۔ ظہور امام مہدی کا عظیم الشان نشان جو حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیرت انگیز پیشگوئی کے مطابق چاند اور سورج گرہن کا نشان چودہویں صدی ہجری میں منظر عام پر آیا تو یہ بھی رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ تھا۔

سوال روزہ رکھنا کس وقت سے شروع کیا جائے ؟

جواب اوّل یہ کہ چاند دیکھ کر یا جب شعبان کے تیس دن پورے ہوں تو روزے رکھنے شروع کریں جیسا کہ حدیث نبویؐ میں ہے۔ قال قال رسول اللہ ﷺ صوموا لرؤیته وافطروا لرؤیته فان غم علیکم فاکملوا عدۃ شعبان ثلاثین (متفق علیہ)

یعنی چاند دیکھ کر روزہ رکھا کرو اور ماہ شوال کا چاند دیکھ کر روزہ رکھنا چھوڑ دو۔ اگر بادل کی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو شعبان کے مہینہ کے تیس دن پورے کرو۔

سوال جب اس مبارک چاند کو دیکھیں تو کیا کہنا چاہیئے؟

جواب چاند دیکھتے وقت یہ دُعا پڑھنی چاہیئے۔

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ هِلَالُ رُشْدٍ وَخَيْرٍ۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

یعنی اے خدا ہم پر اس چاند کو امن ایمان۔ سلامتی اور اسلام کے ساتھ چڑھا اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔

سوال چاند دیکھنے کیلئے کتنے آدمیوں کی گواہی کافی ہے؟

جواب ایک مرد عادل کی گواہی (ابر کی حالت میں) کافی ہے۔

عن ابن عباس قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی رَأیتُ الھلال یعنی ھلال رمضان فقال اتشھد ان لا الٰہ الا اللہ قال نعم قال اتشھد انّ محمدا رسول اللہ قال نعم قال یابلال اذّن فی الناس ان یصوموا غدًا۔ (ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس نے کہا کہاں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اس نے کہا ہاں تب آپؐ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا کہ وہ لوگوں میں اعلان کریں کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

سوال سحری کے بارے میں کیا ارشادِ نبوی ہے؟

جواب سحری کھانا سنت ہے۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلعم تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً'' (بخاری باب برکۃ السحور) فرمایا کہ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

سوال کیا سحری کو نظر انداز کرسکتے ہیں۔ یعنی نہ کھائیں؟

جواب نہیں، فرمایا فی السحور برکة فلا تدعوہ ولو ان یجوع احدکم جرعة من الحاء فان اللہ وملائکته یصلون علی المتسحرین۔ (مسند احمد)

یعنی سحری میں برکت ہے اس کو ہرگز نظر انداز نہ کرو چاہے اس وقت پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لیا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر خیر و رحمت نازل کرتے ہیں۔

سوال اہل کتاب اور مسلمانوں کے روزہ کے درمیان فرق کرنے والی کیا چیز ہے؟

جواب فضل مابین صیامنا وصیام اھل الکتاب اکلة سحرا (مسلم)

یعنی اہل کتاب اور ہمارے روزوں کے درمیان سحری کا کھانا تمیز کرتا ہے اہل کتاب کے روزوں میں سحری نہیں ہوتی۔

سوال سحری اور فجر کی اذان میں کتنا وقفہ ہونا چاہیئے؟

جواب كُنْتُ اَتَسَحَّرُ فِيْ اَهْلِيْ ثُمَّ تَكُوْنُ سُرْعَةٌ بِيْ اَنْ اُدْرِكَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (بخاری کتاب المواقیت)

ترجمہ: سحری کھانے کے بعد نماز فجر رسول ﷺ کے ساتھ پانے کے لئے ہمیں جلدی ہوتی تھی۔

سوال کیاروزے کی نیت ضروری ہے۔؟

جواب ہاں ! کیونکہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو نیت نہ کرے اس کا کوئی روزہ نہیں۔فَمَنۡ لَمۡ یَجۡمَعِ الصَّوۡمَ قَبۡلَ الۡفَجۡرِ فَلَا صِیَامَ لَہٗ۔(ترمذی کتاب الصوم)

اسی طرح حدیث میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''روزہ صرف اس شخص کا ہے جس نے فجر سے پہلے پختہ عزم کے ساتھ روزہ کی نیت کر لی ہو۔''(ترمذی)

سوال نیت کے الفاظ کیا ہیں؟

جواب روزہ رکھنے سے پہلے نیت کے طور پر یہ الفاظ پڑھنے چاہئیں بصوم غدٍ نویتُ من شهر رمضان۔ میں ماہ رمضان کے کل کے روزہ کی نیت کرتا ہوں۔

سوال بھول کر کھاپی لینے سے روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب اگر بھول کر کھاپی لے تو روزہ نہیں ٹوٹتا وہ شخص اپنے روزہ کو پورا کرے کیونکہ اللہ نے ہی اس کو کھلایا ہے اور پلایا ہے(متفق علیہ)۔

سوال ان وجوہات سے روزہ ٹوٹتا ہے کہ نہیں؟

(۱)قے سے (۲) سینگی لگانے سے۔ (۳)مسواک سے رطب ہو یا یابس پہلے پہر ہو یا پچھلے پہر ہو(۴) سُرمہ سے(۵) سر پر گرمی کی وجہ سے پانی ڈالنے کیا کلی کرنے سے۔

جواب ان میں سے کسی وجہ سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا جیسے کہ فرمایا ہے (۱)مَنۡ ذَرَعَہُ الۡقَیۡءُ وَ ھُوَ صَائِمٌ فَلَیۡسَ عَلَیۡہِ قَضَاءٌ (ترمذی باب من استقاء عمدا)

قے آنے پر روزے کی قضا لازم نہیں۔

(۲) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو صائم

آنحضرت ﷺ نے بحالتِ احرام اور بحالتِ روزہ سینگی لگوائی (متفق علیہ)

(۳) اکتحل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو صائم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے دنوں میں روزہ کی حالت میں سُرمہ لگایا۔(ابن ماجہ)

(۴) رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعرج یصیب علیٰ رأسہ الماء وھو صائم من العطش او من الحر (ابوداؤد)

میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے عرج مقام پر بحالت روزہ پیاس یا گرمی کے باعث اپنے سر پر پانی ڈالا۔

سوال سفر میں روزہ کے بارے میں کیا ارشاد نبویؐ ہے؟

جواب فرمایا لیس من البر الصوم فی السفر یعنی سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

سوال عورت بحالت حیض روزہ رکھے یا نہیں اسی طرح استحاضہ والی کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب عورت بحالت حیض روزہ نہ رکھے بلکہ قضاء کرلے استحاضہ والی بے شک روزے رکھے۔

سوال ۔افطار کس چیز سے کیا جائے؟

جواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مبارکہ سے ثابت ہے کہ کھجور یا پانی سے افطار کیا جائے۔

سوال افطار کرتے وقت کونسی دُعا پڑھنی چاہیئے؟

جواب اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمۡتُ وَعَلٰی رِزۡقِكَ اَفۡطَرۡتُ۔

(ابوداؤد کتاب الصیام باب القول عند الافطار)

ترجمہ:اے اللہ! میں نے تیرے لئے ہی روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق سے افطار کیا۔

سوال روزہ افطار کرانا کیسا ہے؟

جواب روزہ افطار کرانا باعث ثواب ہے فرمایا من فطر صائما اوجھز غازیا فلہ مثل اجرہٖ یعنی جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا یا کسی مجاہد کو جہاد کے سامان سے تیار کیا تو ایسے شخص کو روزہ دار اور مجاہد کے برابر ثواب ملے گا۔

سوال حاملہ اور دودھ پلانے والی کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟

جواب قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وضع عن الحامل والمرضع الصوم۔(ترمذی) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی کیلئے اللہ تعالیٰ نے روزہ معاف کیا ہے۔

سوال روزہ کے جلدی یا تاخیر سے افطار کے بارہ میں کیا حکم ہے؟

جواب روزہ جلدی سے افطار کرلینا چاہیئے کیونکہ فرمایا ہے لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر یعنی کہ لوگ ہمیشہ برکت میں رہیں گے۔ جب تک کہ روزہ کے افطار میں جلدی کریں گے۔

(جاری)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
نسخہ سرمہ نور و کاجل اور حبّ اٹھرہ و زدجام عشق کیلئے رابطہ کریں

ملنے کا پتہ: دکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
عبدالقدوس نیاز (موبائل) 098154-09445

دُعائیں

سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 13 / اکتوبر 2006 بمقام مسجد بیت الفتوح ، لندن میں ماہِ رمضان میں بہت سی دعاؤں کا ورد کرنے کی تلقین فرمائی۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

❁......رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡکُرَ نِعۡمَتَكَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ وَ اَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰہُ وَ اَدۡخِلۡنِیۡ بِرَحۡمَتِكَ فِیۡ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیۡنَ (سورۃ النمل:20)

اے میرے رب! مجھے توفیق بخش کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر کی اور میرے ماں باپ پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جو تجھے پسند ہوں اور تو مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیکوکار بندوں میں داخل کر۔

❁......اَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ

(سورۃ الاحقاف:16) میرے بچوں کی بھی اصلاح فرما۔

❁......رَبِّ ارۡحَمۡھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا (بنی اسرائیل:25)

اے میرے رب ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی تھی۔

❁......اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجۡعَلُكَ فِیۡ نُحُوۡرِھِمۡ وَ نَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شُرُوۡرِھِمۡ۔

(سنن ابی داؤد کتاب الوتر باب ما یقول الرجل اذا خاف قوما)

اے اللہ ہم تجھے ان کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ یعنی ہم ان کے شر سے تیری حفاظت میں آتے ہیں۔

❁......آنحضرت ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے:

یَا مُقَلِّبَ الۡقُلُوۡبِ ثَبِّتۡ قَلۡبِیۡ عَلٰی دِیۡنِكَ

(سنن ترمذی کتاب الدعوات باب فی عقد التسبیح بالید)

اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر مضبوطی سے قائم کر دے۔

❁......حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کثرت سے دعائیں کیں کہ ہم کو ان میں سے کچھ بھی یاد نہ رہا۔ چنانچہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے بہت سی دعائیں کی ہیں مگر ہمیں تو ان دعاؤں میں سے کچھ بھی یاد نہیں رہا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا مَیں تم لوگوں کو ایک ایسی دُعا نہ بتادوں جو ان سب دعاؤں کی جامع ہے۔ پھر فرمایا کہ تم لوگ یہ دعا کیا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسۡئَلُكَ مِنۡ خَیۡرِ مَا سَأَلَكَ مِنۡہُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ وَ نَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّ مَا اسۡتَعَاذَ مِنۡہُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ وَ اَنۡتَ الۡمُسۡتَعَانُ وَ عَلَیۡكَ الۡبَلَاغُ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

(سنن ترمذی کتاب الدعوات باب فی عقد التسبیح بالید)

اے اللہ! ہم تجھ سے اس خیر کے طالب ہیں جس خیر کے طالب تیرے نبی ﷺ تھے اور ہم ہر اس شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں جس سے تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے پناہ طلب کی تھی اور اصل مددگار تُو ہی ہے اور تجھ ہی سے ہم دعائیں مانگتے ہیں اور اللہ کی مدد کے بغیر نہ تو ہم نیکی کرنے کی طاقت پاتے ہیں اور نہ ہی شیطان کے حملوں سے بچنے کی قوت۔

❁......''رَبِّ فَرِّقۡ بَیۡنَ صَادِقٍ وَّ کَاذِبٍ۔

یعنی اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلا۔''

(بدر جلد 2 نمبر 23 مؤرخہ 7/ جون 1906ء۔ الحکم جلد 10 نمبر 20 مؤرخہ 10/ جون 1906ء صفحہ 1۔ حقیقۃ الوحی ۔روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 411 حاشیہ۔ تذکرہ صفحہ 532 ایڈیشن چہارم)

''یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ بِرَحۡمَتِكَ اَسۡتَغِیۡثُ اِنَّ رَبِّیۡ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ۔

اے حیّ اے قیوم میں تیری رحمت سے مدد چاہتا ہوں۔ یقینا میرا رب آسمان اور زمین کا رب ہے۔''

(الحکم جلد 3 نمبر 22 مورخہ 23/ جون 1899ء صفحہ 8۔ تذکرہ صفحہ 297 ایڈیشن چہارم)

❁......رَبِّ اَصۡلِحۡ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ۔

اے میرے ربّ العزت امت محمدیہ کی اصلاح فرما۔

(براہین احمدیہ۔روحانی خزائن جلد نمبر 1 صفحہ 266۔ تذکرہ صفحہ 37 ایڈیشن چہارم)

❁......''رَبِّ لَا تُبۡقِ لِیۡ مِنَ الۡمُخۡزِیَاتِ ذِکۡرًا

اے میرے رب میرے لئے رسوا کرنے والی چیزوں میں سے کوئی باقی نہ رکھ۔''

(بدر جلد 2 نمبر 37 مؤرخہ 13/ ستمبر 1906ء صفحہ 3، الحکم جلد 10 نمبر 31 مورخہ 10/ستمبر 1906ء صفحہ 1۔ الحکم جلد 10 نمبر 32 مؤرخہ 17/ ستمبر 1906 صفحہ 1۔ تذکرہ صفحہ 568 ایڈیشن چہارم)

❁......حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''اے ہمارے رب ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری آزمائشیں اور تکالیف دور کر دے اور ہمارے دلوں کو ہر قسم کے غم سے نجات دے دے اور ہمارے کاموں کی کفالت فرما اور اے ہمارے محبوب ہم جہاں بھی ہوں ہمارے ساتھ ہو اور ہمارے ننگوں کو ڈھانپے رکھ اور ہمارے خطرات کو امن میں تبدیل کردے۔ ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا ہے اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا ہے۔ دنیا و آخرت میں تو ہی ہمارا آقا ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اے ربّ العالمین میری دعا قبول فرما۔''

ترجمہ از عربی عبارت۔ تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 18

❁❁❁

وصایا: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

مسل نمبر :6886 میں حبیب النساء بیگم زوجہ مکرم غلام نعیم الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن سعید آباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 11 اپریل 2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہّ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مہر 11 صد روپے ادا شدہ، طلائی زیور ایک نیکلس بائیس کیرٹ وزن تین تولے یعنی 30 گرام، طلائی لچھا ایک عدد بائیس کیرٹ وزن 10 گرام، بالیاں ایک جوڑی وزن 5 گرام کل وزن طلائی زیور 45 گرام ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رشید احمد　　الامۃ: حبیب النساء بیگم　　گواہ: غلام نعیم الدین

مسل نمبر :6887 میں فتیحہ صباح زوجہ مکرم محمد غلام محی الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن سعید آباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع شہر حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 11 اپریل 2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہّ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مہر 1,20,000 لاکھ روپے قابل ادا شوہر، طلائی زیورات 22 کیرٹ رانی ہار وزن 35 گرام، لچھا وزن 5 گرام، رانی ہار ایک عدد وزن 25 گرام، نیکلس وزن 25 گرام، کنگن وزن 20 گرام، انگوٹھیاں دو عدد وزن 10 گرام، چین وزن 10 گرام، چین ایک عدد وزن 10 گرام کل وزن 114 گرام ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رشید احمد　　الامۃ: فتیحہ بیگم　　گواہ: محمد غلام محی الدین

مسل نمبر :6888 میں محمد غلام محی الدین ولد مکرم غلام نعیم الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ سافٹ ویئر انجینئر عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن سعید آباد ڈاکخانہ ضلع شہر حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 11 اپریل 2013 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہّ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 35,000 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: رشید احمد　　العبد: محمد غلام محی الدین　　گواہ: غلام نعیم احمد

مسل نمبر :6889 میں شکیلہ۔ ای زوجہ مکرم سی ایچ عبدالحق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ کنورسٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 5 مئی 2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہّ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ غیر منقولہ: 10 سینٹ زمین اور اُس پر ایک گھر موجودہ قیمت زمین 60 لاکھ روپے، گھر 20 لاکھ روپے　جایداد منقلہ: ہار طلائی وزن 64 گرام موجودہ قیمت ایک لاکھ چوسٹھ ہزار روپے، چوڑیا چار وگزن 32 گرام قیمت 82400 (بیاسی ہزار چار سو روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ای بشیر احمد　　الامۃ: شکیلہ۔ای　　گواہ: شمیل عارف

مسل نمبر 6890 میں حسبی این بنت مکرم اے نثار الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن کلوکوٹری ڈاکخانہ اوما یانلور ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 20 جولائی 2012 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہّ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ انگوٹھی طلائی دو گرام، کان کی بالیاں چار گرام، ہار 16 گرام ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہاشم اشرف　　الامۃ: حسبی۔این　　گواہ: شمس الدین

مسل نمبر 6891 میں امۃ الباسط وسیم زوجہ عبد الرحمان خالد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 28 اپریل 2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہّ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیورات: بالیاں ایک جوڑی وزن 5.550 گرام، چین ایک عدد وزن 16.540 گرام، انگوٹھیاں تین عدد وزن 8.000 گرام، ایک عدد مکمل سیٹ وزن 17.900 گرام زیور نقرئی 201.020 گرام حق مہر وصول شدہ 6000 ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خور نوش ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے　گواہ: عبد الولی　　الامۃ: امۃ الباسط وسیم　　گواہ: محمد اعجاز

ماہ رمضان المبارک کے ساتھ تحریک جدید کی گہری مناسبتیں

بانی تحریک جدید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ماہ رمضان المبارک کے ساتھ تحریک جدید کی گہری مناسبتوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’......اگر تم رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح فائدہ اٹھاؤ۔ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو اور محنت اور مشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ۔ یہی سبق رمضان تمہیں سکھانے کیلئے آتا ہے۔ پس جس غرض کیلئے رمضان آیا ہے اس غرض کے حاصل کرنے کیلئے جدوجہد کرو...... ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس کا رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔ پس جب میں نے کہا کہ رمضان سے فائدہ اٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو۔ اور جب میں نے کہا ہے کہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں میں نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اُوپر وارد رکھو اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں‘‘۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ نومبر ۱۹۳۸ء)

اسی ضمن میں حضور رضی اللہ عنہ نے ۱۱ نومبر ۱۹۳۸ء کو ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ کے آخر میں جماعت کو چندہ دہندگان تحریک جدید کے لئے بطور خاص دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

’’رمضان کا جو آخری عشرہ آنے والا ہے اس کو تحریک جدید کے متعلق سابق قربانیوں کیلئے شکریہ اور آئندہ کے لئے طاقت کے حصول کیلئے خرچ کرو۔ جن کو گزشتہ سالوں میں قربانی کی توفیق ملی ہے وہ اس کیلئے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں۔ اور ہر ایک دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ سے ہر قربانی کرنے والے کیلئے دعا کرے کہ اس نے شوکت دین اور مضبوطی سلسلہ کے لئے جو قربانی کی ہے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس پر اپنے فضل اور رحمتیں نازل کرے۔ اور اس کیلئے اپنی محبت اور برکات کا نزول فرمائے۔ اسی محبت اور اخلاص کے مطابق جس کے ساتھ اس نے خدا کی راہ میں قربانی کی تھی۔ آمین‘‘ (الفضل ۱۵ نومبر ۱۹۳۸ء صفحہ نمبر ۴)

بمطابق روزنامہ الفضل قادیان ۲۹ نومبر ۱۹۳۸ء مخلصین جماعت کا تحریک جدید کے آغاز سے ہی یہ تعامل رہا ہے کہ وہ ہمیشہ ماہ رمضان کے وسط تک اپنے وعدہ جات چندہ تحریک جدید کی صدفی صد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس اب جب کہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ایک بار پھر بے شمار آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے حامل اس ماہ مقدس میں قدم رکھنے والے ہیں جملہ معاونین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی شاندار جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ابھی سے اپنی کمر ہمت کس لیں اور ۱۵ رمضان المبارک یعنی 25 جولائی تک اپنے واجبات کی مکمل ادائیگی کر کے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جملہ امراء وصدران جماعت اور سرکل انچارج صاحبان سے بھی گزارش کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں کے صدفی صد ادائیگی کنندگان کی فہرستیں 25 جولائی سے پہلے پہلے بذریعہ ڈاک اور یکم اگست تک بذریعہ فیکس وکالت مال تحریک جدید قادیان کو بھجوانے کی زحمت فرمائیں۔ تا تمام جماعتوں کی یکجائی فہرست ۲۹ رمضان کی اجتماعی دُعا کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جا سکے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

افسوس محترم ملک بشیر احمد ناصر صاحب درویش قادیان وفات پاگئے۔(اناللہ وانا الیہ راجعون۔)

افسوس! محترم ڈاکٹر بشیر احمد ناصر صاحب درویش مورخہ 12 مئی بروز اتوار مختصر علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے تقسیم ہند کے وقت مرکز احمدیت قادیان کی حفاظت کے لئے اپنے آپ کو درویشان قادیان میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ کا شمار ابتدائی درویشان میں ہوتا تھا۔ آپ پابند صوم وصلوۃ، ہمدردی خلق سے معمور، غریب پرور اور دیگر کئی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے طبابت کے شعبہ میں بہت شہرت دی تھی۔ تقسیم ہند کے بعد سارے علاقہ میں آپ کو طبابت کے شعبہ کے ذریعہ خدمت خلق کا موقعہ ملا۔ قادیان اور گردو نواح میں ہر خاص وعام آپ کا نام عزت سے لیتا تھا۔ آخری عمر میں آپ کو کمزوری لاحق ہوگئی تھی۔ آپ کی بیٹیاں امریکہ وکینڈا میں مقیم ہیں۔ بیٹیوں اور داماد کی آمد کے بعد آپ کی نماز جنازہ، جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں محترم ناظر اعلیٰ صاحب قادیان نے مورخہ 15 مئی 2013ء کو پڑھائی۔ آپ کی نماز جنازہ میں آس پاس کے ہندو وسکھ بھی بکثرت شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آپ نے اپنے ابتدائی حالات محترم قریشی محمد فضل اللہ صاحب نائب ایڈیٹر بدر کو اپنی زندگی میں اگست 2011ء میں لکھوائے تھے۔ نیز آپ کے مختصر حالات اخبار بدر قادیان کے ''درویشان قادیان نمبر دسمبر 2011ء میں آپ کی حیات میں شائع ہوچکے ہیں۔ آپ کے مختصر حالات جملہ آپ ہی کے الفاظ میں قارئین بدر کے لئے پیش ہیں۔ (ادارہ)

''الحمد للہ خاکسار کے دادا حضرت ملک محمد جمال صاحبؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صحابی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ میرے والد محترم کا نام ملک عبدالکریم صاحب اور والدہ محترمہ کا نام خورشید بیگم صاحبہ ہے۔ محترمہ دادی جان صاحبہ بھی صحابیہ تھیں۔ آپ نے 1904ء میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔ نیز محترم نانا جان مکرم رحیم بخش صاحب بیداد پور بھی صحابی تھے۔ میری پیدائش یکم جنوری 1924ء کو موضع تنگڑی ضلع گجرانوالہ پاکستان میں ہوئی۔ پانچویں کلاس تک گاؤں کے اسکول میں تعلیم حاصل کی۔ بعدازاں والد صاحب نے تایا جان کے پاس قادیان بھجوادیا جہاں تعلیم الاسلام ہائی اسکول میں دسویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ تعلیم الاسلام ہائی اسکول سے دسویں پاس کرکے دوبارہ اپنے گاؤں ترگڑی چلا گیا۔ 1942ء میں خاکسار نیوی میں بھرتی ہوگیا۔ خاکسار کی والدہ سات سال کی عمر میں ہی انتقال فرماگئیں تھیں۔ دادی جان نے پال پوس کر بڑا کیا تھا۔ وہ روتیں تھیں کہ بشیر پانیوں میں رہے گا۔ دادی جان کی خاطر نیوی کی نوکری چھوڑ دی۔ بعدازاں برٹش آرمی میں بھرتی ہوگیا۔ تقسیم ملک کے وقت ہجرت کرکے پاکستان چلا گیا۔ جب حضرت مصلح موعودؓ نے مقامات مقدسہ کی حفاظت کی خاطر خود کو وقف کرنے کی تحریک فرمائی، تو خاکسار نے اپنا نام پیش کردیا۔ دور درویشی میں مسجد اقصیٰ قادیان، مسجد مبارک، قصر خلافت اور بہشتی مقبرہ وغیرہ مقامات پر حفاظتی ڈیوٹیاں دیں۔ دفتر محاسب اور احمدیہ شفاخانہ میں خدمت کا موقعہ ملا۔ احمدیہ شفاخانہ کی ایک برانچ بھرتھ گاؤں میں کھل گئی جس کا انچارج مجھے بنایا گیا۔ اس کے بعد مجھے مسیحی سرکاری ادارہ پائل کی طرف سے آنکھوں کے علاج وآپریشن کی ٹریننگ کیلئے داخلہ ملا جس میں خاکسار اعلیٰ نمبرات سے کامیاب ہوا۔ مجھے گولڈ میڈل ملا۔ اس کورس کے بعد میں نے قادیان میں ہی ایک چھوٹا سا دواخانہ کھول لیا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں میں شفا بخشی اور ہزاروں مریضوں کا علاج میں کرتا رہا۔

1959ء میں میرے والد صاحب نے مجھے کہا کہ اب ایمرجنسی نہیں ہے۔ اب اجازت لے کر واپس اپنے گاؤں آجاؤ اور اپنی زمین لے لو۔ میں نے ان سے کہا کہ میں آج بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ میں نے نہیں جانا۔ موت تو ہر جگہ آنی ہے۔ یہاں خدا کے مسیح کی بستی میں رہنا زیادہ بہتر ہے۔ آپ کہنے لگے اچھا ٹھیک ہے۔ میں نے ایک بار حضرت مصلح موعودؓ سے عرض کیا تھا کہ میں زندگی وقف کرنا چاہتا ہوں۔ حضور نے فرمایا تمہارا قادیان میں رہنا ہی وقف زندگی ہے۔ الحمد للہ خاکسار کو حضور کے اس ارشاد کی مکمل بجا آوری کی توفیق ملی۔ اگست 1986ء میں محترم والد صاحب وفات پاگئے اس موقعہ پر خاکسار شامل نہ ہوسکا۔

جماعت کی طرف سے لگائے جانے والے طبی کیمپوں میں بھی خدمت کا موقعہ ملا۔ حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر کہ درویشان اپنا بوجھ خود اٹھائیں خاکسار نے اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے میڈیکل کی پریکٹس شروع کی تھی۔ اللہ کے فضل سے خاکسار کو کئی مواقع پر یتامیٰ اور بیوگان وغربا کی مالی امداد کا موقع ملا۔ خاکسار کی پہلی شادی 1953ء میں گوجرہ ضلع فیصل آباد میں محترمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت محترم پہلوان خواجہ عبدالواحد بٹ صاحب سے ہوئی۔ جن سے اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹیاں عطا فرمائیں۔ تمام بچے شادی شدہ ہیں۔ دوسری شادی محترمہ طلعت منیر صاحبہ بنت مکرم نورالحق بٹ صاحب سے 1992ء میں ہوئی۔''

☆☆☆

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

اور اخلاص ووفا میں ان کو بڑھاتا چلا جائے۔

خطبہ ثانیہ میں حضور انور نے فرمایا کہ آج کینیڈا، بیلجیئم، آئرلینڈ وغیرہ کے بھی جلسہ سالانہ ہورہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جلسہ کی صحیح روح کے ساتھ جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور خیر وخوبی سے اُن کے بھی جلسے اختتام کو پہنچیں۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ یو۔کے کا اجتماع بھی ہورہا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہاں بھی نوجوانوں کو صحیح رنگ میں اجتماع کے مقصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس بات کو ہمیشہ ہر خادم کو اور جماعت کے ہر ممبر کو یاد رکھنی چاہئے کہ اجتماعوں اور جلسوں کا مقصد خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا، اپنی روحانی حالت کو بہتر کرنا، اخلاقی حالت کو بہتر کرنا ہے۔ اس طرف خاص طور پر توجہ دیں۔

حاصل مطالعہ

(سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ)

روزہ کی فلاسفی

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''روزہ سے انسان کی روحانی بصیرت تیز ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے فیوض جذب کرنے کے قابل ہوجاتا ہے جن کو وہ رمضان کے بغیر نہیں کرسکتا تھا رمضان ہی کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میرے بندے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے تو کہہ دے کہ میں قریب ہوں۔ یوں تو ہمیشہ ہی خدا تعالیٰ قریب ہوتا ہے اور پھر جو بندہ اُسے پکارتا ہے وہ تو پہلے ہی مانتا ہے۔ پر یہاں سَاَلَكَ کا کیا مطلب ہوا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ جب میرا بندہ رمضان کے متعلق سوال کرتا ہے کہ روزے سے خدا کی رضا کس طرح حاصل ہوسکتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ روزے سے انسان خدا تعالیٰ کے قریب ہوجاتا ہے۔

جس کی ظاہری صورت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اور ملائکۃ سے مشابہت پیدا ہوجاتی ہے۔ دوسرے خدا تعالیٰ کی قربت پیدا ہوجاتی ہے اور تیسرے یہ کہ دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ یہ تو روحانی فوائد ہیں اور جسمانی طور پر یہ فائدہ ہوتا ہے کہ انسان تکالیف اور شدائد کا عادی ہوجاتا ہے جسمانی ترقیات بھی روحانی ترقیات کی طرح مجاہدات پر مبنی ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ مہذب حکومتیں جو فوجیں رکھتی ہیں اُن سے باقاعدہ پریڈ کرائی جاتی ہے جس سے ان کے اندر شدت پیدا ہوجاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے گہرے تعلق رکھنے والوں کی غذائیں ہمیشہ کم ہوتی ہیں

اللہ تعالیٰ سے گہرے تعلق رکھنے والوں کی غذائیں ہمیشہ کم ہوتی ہیں یعنی وہ اپنے جیسے سامان حالات اور صحت اور معدے رکھنے والے انسانوں سے کم خوراک کھاتے ہیں۔ یہ نہیں کہ اگر ایک انسان کا معدہ خراب ہوجائے اور وہ زیادہ نہ کھاسکے کھا جائے۔ اس میں روحانیت زیادہ ہے کیونکہ شرط یہ ہے کہ دوسرے سامان بھی ایک ہی جیسے ہوں۔ ایک ہی حالت میں وہ انسان جس میں روحانیت زیادہ ہوگی دوسرے سے کم کھائے گا اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن ایک انتڑی سے کھاتا ہے تو کافر دس انتڑیوں سے کھاتا ہے۔ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی غذا بہت کم تھی پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تو خود ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے آپ بمشکل ایک پھلکا کھاتے تھے یہ نہیں کہ بھوکے رہ کر ایسا کرتے تھے بلکہ آہستہ آہستہ رغبت سے استغنا پیدا ہوتے ہوتے یہ عادت پیدا ہوگئی اور توجہ اور خیالات کی رَو اس طرف سے ہٹ جانے سے آہستہ آہستہ کھانا بہت قلیل رہ گیا۔''

(الفضل 17 فروری 1930ء)

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

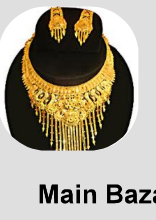

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 18 July 2013 Issue No.29

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

''مسجد سبحان'' ''مسجد بیت العطاء'' ''مسجد بیت الرحیم'' اور ''بیت الحمید مسجد'' کا سنگ بنیاد وافتتاح

جلسہ سالانہ جرمنی ومساجد کی افتتاحی تقاریب میں شاملین کے تاثرات

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5 جولائی 2013 مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک شعر ہے کہ:

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر وسپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا شکر ادا کرنا ممکن نہیں۔ ہر سفر جو میں کرتا ہوں، اپنے رنگ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کو لیے ہوئے ہوتا ہے۔ گزشتہ دنوں جلسہ سالانہ جرمنی ہوا اور وہاں میں نے شمولیت کی۔ وہاں بھی علاوہ جلسہ کے اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے ایسے نظارے دیکھے کہ اس بات پر یقین مزید پختہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیے گئے وعدے ہر روز نئی شان سے پورے فرماتا ہے۔ امیر صاحب جرمنی مجھے کہنے لگے کہ میری اور میرے ساتھیوں کی سوچ سے بھی بالا ہے کہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں۔ جرمنی میں جرمن لوگوں اور جرمن پریس نے اتنی دلچسپی اس دفعہ ظاہر کی ہے جو پہلے نہیں ہوتی تھی۔ مسجدوں کے سنگِ بنیاد کی تقاریب ہوئیں، مسجدوں کے افتتاح کی تقاریب ہوئیں۔ پہلے سے بڑھ کر مقامی لوگوں کی دلچسپی نظر آئی۔ انتظامیہ کی بھی دلچسپی نظر آئی، پڑھے لکھے لوگوں کی دلچسپی نظر آئی، بلکہ چرچوں کے پادریوں کی بھی دلچسپی نظر آئی۔ جلسہ سالانہ ہوا تو اُس میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے پہلے سے بڑھ کر دیکھے۔ بہرحال انسانی سوچ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا احاطہ نہیں کر سکتی۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس وقت جیسا کہ میرا طریقہ کار ہے، ایک تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا کچھ ذکر کروں گا اور سفر کے حالات، جلسہ کے کارکنان کا شکریہ، جلسہ کے انتظامی معاملات اور شکریہ بھی ادا کروں گا۔ یہاں سے جب میں گیا ہوں، یہ سفر بہت مختصر تھا صرف دس دن کا۔ وہاں اس عرصے میں انہوں نے دو مساجد کا سنگِ بنیاد رکھوایا، دو مساجد کا افتتاح ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مساجد کا فنکشن نہایت کامیاب ہوتا رہا۔ اس سفر کے دوران ''مسجد سبحان'' مورفلڈن کا سنگِ بنیاد رکھا اور ''مسجد بیت العطاء'' فلوراسائن کا افتتاح ہوا۔ یہ مسجد پہلے سے تعمیر شدہ عمارت تھی اور اس کو خرید کر مسجد میں تبدیل کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے افراد نے اس عمارت کو مسجد میں بدلنے کے لیے سات ہزار گھنٹے وقارِ عمل کیا ہے۔ پھر مسجد بیت الرحیم ہے، نوئے ویٹ کی، اُس کا سنگِ بنیاد رکھا پھر بیت الحمید فولڈہ کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ ان تمام فنکشنز میں وہاں مختلف مہمان مقامی لوگ، میئرز، افسران، سیاستدان، مذہبی نمائندے مختلف جگہوں کے آئے ہوئے تھے۔

سیدنا حضور انور نے مساجد کی افتتاحی تقاریب اور جلسہ سالانہ جرمنی میں شاملین کے تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بیت الحمید مسجد کے افتتاح میں وہاں کے فرسٹ کونسلر آف سٹی نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ جماعت احمدیہ فولڈہ شہر کے ماضی کا بھی حصہ ہے، کئی دہائیوں سے یہاں اس جگہ پر مقیم ہے۔ میں آپ لوگوں کے معاشرے کی مثبت سرگرمیوں سے بخوبی واقف ہوں۔ پھر آپ کا مسجد بنانا اس بات کی نشانی ہے کہ آپ اس شہر کے معاملات میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ ہماری زبان میں کہاوت ہے کہ باتوں کے بجائے اعمال کے ذریعہ انسان کا اندازہ لگایا کرو۔ اور آپ کی طرف سے اچھی باتیں ہی نہیں بلکہ ہم نے دیکھا ہے کہ آپ کے اعمال بھی بہت اچھے اور نمایاں ہیں۔ اور یہ فیصلہ کن بات ہے کہ جماعت اس ملک کے قوانین کو نہ صرف مانتی ہے بلکہ ان کی پابندی بھی کرتی ہے۔ اور اس لیے ہمیں ہر لحاظ سے رواداری کا اظہار کرنا چاہئے۔

پھر ایک دوست نے کہا کہ مجھے بہت اچھا محسوس ہوا ہے کہ یہاں محبت اور پیار کا لفظ بار بار استعمال کیا گیا ہے۔ میں خود تو فعال پروٹسٹنٹ عیسائی ہوں اور ہمارے لیے بھی جدید عہد ناموں میں لفظ محبت نہایت اہم ہے، لیکن مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے اس لفظ کو چرچ میں اتنی بار سنا ہو، اس بات نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اسی طرح ٹی وی اور اخباری نمائندوں نے بھی میرے انٹرویو لئے، جس میں اسلام کی حقیقی تعلیم اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ضرورت اور مساجد میں کردار کے بارے میں سوال کئے گئے۔ اور اس طرح تقریباً مجموعی طور پر تیس اخبارات، تین ریڈیو سٹیشنز اور پانچ ٹی وی چینلز نے ہمارے ان فنکشنز کو کوریج دی۔ جرمنی کی تاریخ میں پہلی مرتبہ نیشنل ٹی وی پر جماعت کے متعلق خبر نشر کی گئی۔ جرمنی کے دوسرے چینلز زیڈ ایف، زیڈ ٹی ایف نے فولڈہ کی مسجد کی سنگِ بنیاد کی تقریب کے متعلق 27 رجون کو خبر نشر کی، تقریباً تین منٹ کی اور اُس میں مجھے مسجد کی بنیاد رکھتے ہوئے بھی دکھایا گیا۔ اور جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا۔ پرنٹ میڈیا کے ذریعہ، اخبارات کے ذریعہ مجموعی طور پر بارہ لاکھ افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔ اور نیشنل ٹی وی پر کوریج کے ذریعہ پورے جرمنی میں میری تصویر کے ساتھ جماعت کا تعارف اور پیغام پہنچا۔ انٹرنیشنل سیٹ تھری جو کہ جرمنی اور آسٹریا اور سوئٹزرلینڈ کا مشترکہ چینل ہے، اس ٹی وی پر جلسہ کے بارے میں خبر نشر ہوئی۔ اس طرح ٹی وی کے ذریعہ تین ممالک میں جماعت کا پیغام پہنچا ہے۔

جلسہ سالانہ جرمنی میں اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال فرانس اور بیلجیئم سے آنے والے نو مبائعین اور زیرِ تبلیغ دوستوں کے علاوہ مالٹا، اسٹونیا، آئس لینڈ، لیتھوینیا، ہنگری، لیٹویہ، رشیا، تاجکستان، قرغزستان، کوسوو، البانیا، بلغاریہ اور میسی ڈونیا سے وفود بھی آئے تھے، اور غیر مسلم دوست بھی ان میں شامل تھے جو ہمدردی رکھتے ہیں جماعت سے وہ بھی شامل تھے، زیرِ تبلیغ بھی شامل تھے، احمدی بھی شامل تھے بلغاریہ کا ایک بہت بڑا وفد تھا جو اسّی 80 افراد پر مشتمل تھا۔ میسی ڈونیا سے 53 افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جس میں پندرہ عیسائی تھے، دس غیر احمدی تھے اور بائیس احمدی تھے۔ اور ہزاروں میل سفر کر کے آئے تھے یہ لوگ، اور ہر ایک کا یہی تأثر تھا کہ جلسہ کے روحانی ماحول سے ہم بے حد متاثر ہوئے ہیں، اور احمدیوں نے تو برملا کہا کہ ہمارے اندر نمایاں تبدیلی پیدا کر دی ہے، اور غیروں کے یہ تاثرات تھے کہ یہ ایسے نظارے ہم نے کہیں نہیں دیکھے۔

میسی ڈونیا سے آنے والی ایک ایمیلیجا راجہ صاحبہ عیسائی خاتون ہیں۔ انگریزی کی پروفیسر ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے امام جماعت کے خطابات سن کر مجھے سمجھ آئی ہے کہ اسلام کیا ہے اور اسلام کا مطلب ہے محبت، عزت افزائی اور سب کے لیے امن۔ کہتی ہیں جلسہ نے ہمیں بدل کے رکھ دیا ہے اور ہم نے اپنے اندر بہت تبدیلی محسوس کی ہے۔ گویا صرف احمدیوں پر اثر نہیں ہوتا، عیسائیوں پر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اثر ہوتا ہے۔

ایک بیلجیئم کے مقامی دوست جلسہ میں شامل ہوئے۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دو سال سے جماعت کی تعلیم پر ریسرچ کی ہے۔ میں مسلمان بھی تھا لیکن اس بارے میں کسی کو معلوم نہیں تھا۔ میں نے ایک روز خواب میں اذان کی آواز سنی تو میں نے سوچا کہ مجھے نماز کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ یعنی اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ آج جب میں نے خلیفہ وقت کا خطاب مہمانوں سے سنا تو میرے اندر اس نے تبدیلی پیدا کر دی اور میں نے فیصلہ کیا کہ میں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو جاؤں۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کی۔

لیتھوینیا سے ایک جرمن زبان کے استاد کارل ہائنس آئے یہ کہتے ہیں کہ میرے ذہن میں ایک الجھن تھی کہ لوگ جلسہ میں تالیوں کے بجائے نعرے کیوں لگا رہے ہیں؟ تالیوں سے خوشی کا اظہار ہونا چاہئے۔ اس الجھن کا نہایت خوش اسلوبی سے امام جماعت نے مجھے تسلی بخش جواب دیا، یہ کہہ کر کہ تالیاں خوشی کے اظہار کے لیے ضرور ہیں مگر نعروں میں خوشی کا اظہار بھی ہے اور خدا تعالیٰ کی حمد وثناء بھی ہے۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کے انتظامی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ صفائی کے انتظامات بھی بہتر تھے۔ سکیننگ جو راستے میں تھی اُن میں بھی انہوں نے اضافہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر انتظام تھا۔ بہرحال مردوں، نوجوانوں، عورتوں، اور لڑکیوں نے بھی جلسہ کے انتظامات میں اپنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کرنے کی پوری کوشش کی ہے، اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے اور آئندہ پہلے سے بڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان